

از این

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حاشیہ صاحب جی محمد سعید صاحب جبریت کلمۃ خاسی نولہ نمبر ۸۵



باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عابدین صاحب جی محمد سعید صاحب جبریت کلمۃ خاسی

مطبع محمد علی صاحب جی ابو محمد

عاجز کے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں نسخہ تا جرانہ جلد بکفایت و مہر و پی ایل و انہ پوئی ہیں
 ۱۔ مشاہیر جی محمد سعید صاحب جبریت کلمۃ خاسی نولہ نمبر ۸۵

مل گئے پروردہ وحدت میں وہ طالب مطلوب
 محدودیدار الہی ہوا وہ سید پاک
 کائنات اپنی جو کی پیش نظر سامنے لا
 باتوں باتوں میں محبت کے یہ باراز و نیلا
 اس طرف ضد تھی اُدھر دست عطا تھا پھیلا
 حق نے اسکی کسی خواہش سے نہ ٹھکھ کو موڑا
 جنگ قدسی ہوئے وہ لاڈلو دیکھے سب نے
 وہ نبی آیا جو اک پل میں کل افلاک سے گھوم
 وہ نبی جس کے فضا نل میں کہے رب علما
 دین کو جس کے اکملت جناب باری
 وہ نبی جس کو دیئے نام خدا نے اپنے
 وہ نبی جس نے لقب پایا ہے مجو خد
 وہ نبی کی جسے خالق نے عطا فتح مبین
 وہ نبی امت عاصی کا جو ہے پشت پناہ
 وہ نبی جو کہ ہوا راہ رضا کا سالک
 وہ نبی پیش خدا جس کو ہوا اتنا سروخ
 اسکے مقدم کے بشیر ہیں رسولان جلیل
 کیا حساب اسکے فضائل ہاے اللہ غنی
 او سکی اولاد کے مرقوم فضا نل ہیں صری

سنگ و آہن کے ہون جسبھر جسے جاذب مجذوب
میزبان نے کیا مہمان سے لکھن کیا تویہ کہ
محمودیدار رہے آپ نے دیکھا نہ ذرا
کر لیا اپنے کو است کی شفاعت کا مجاز
تھا لحاظ اس کا نہ محبوب کا دل ہو سیلا
لے لیا وعدہ بخشش کو تو ہٹا کو چھوڑا
روٹھے محبوب کو سنس ہنس کے منایا رہے
وہ نبی جسکی پڑی اہل سموات میں قہو
اپنی خواہش سے کرے نطق نہ بے وحیہ
ختم جس پر کرے کونین کی نعمت ساری
ایسے پیارے نئے لگی ساری خدائی چہ
درد نبی جس نے کہ باطل سے کیا حق کو
نصرت غیب سے جسکا کہ مؤید ہوا دین
وہ نبی جسکی نبوت پہ خدا خود ہے گواہ
اپنے گھر کا کیا اللہ نے جس کو مالک
کی تمام اچھے رسولوں کی شریعت منو
شاہد اس قول کے تو میرے وزیر و خلیفہ
امتی اسکے بنین چاہین یہ موسیٰ سے ہی
مستند ہی مستند موسیٰ سے ہوئے کہ

[illegible]

بخت بیدار ہوے شب کو جو سوتے سوتے
عالم نور تھا اور جلوۂ قدرت تھا عیان
عمر رفتہ پہ تاسف تھا جو گذری بیکار
دل میں کتنا تھا عبث عمر یہ مینے کھوئی
سر بزاؤ تھا اسی سوچ میں بیٹھا سنا
مرغ خامہ بھی سحر خیز تھا اور زمزمہ سنخ
کیا تر حال ہو کس فکر میں بیٹھا ہو خوش
ہوئی توفیق خد اوداد نہ گرش اہل حال
ہے جگہ شکر کی یا بخی و الم کا ہے مقام
اور لکھنا ہے سوا اس کے اگر کچھ منظور
سب نہ بر آوینگے جب تک ترے دل کے ارمان
دقت نہ لہج قضا و قدر رب قدہ سر
اب جو تو کہ ات اک لمحہ واحد میں لکھوں
سنے بولامین بجا ہے یہ تری لاف زنی
لکھ اب اک قسط ابلیس سراپا ابلیس
ستے ہی بس یہ سخن مستند کار ہوا

کل گئی آنکھ مری صبح کے ہوتے ہوتے
حالت وجد تھی جبکہ نہیں ممکن ہر بیان
جوش رقت سے بندھا اشکوں کا آنکھوں پر
یاد تک اپنی زمانہ میں نہ چھوڑی کوئی
حق سے داعی تھا کہ تو کرمی مشکل آسان
یوں مخاطب ہو کا مجھے بہ ہمدردی رنج
حمد حق نصبت بنی لکھ چکا کیون غم کا ہو خوش
تجھ کو آمانہ کبھی کسب سعادت کا خیال
پا چکے تیرے مقاصد تو بخوبی انجم
میں تو مٹھی ہی میں تیری ہوں نہیں ہوں
کام میں تیرے نہ رو کون کا کسی اپنی زبان
ایک مدت ہوئی میں کر چکا سارا خیر
ہووے دریائے مضامین بھی تو کو زمین بھرو
صادق الوعد ہو تو قول کا اپنے پر دھنی
بار وایات صحیح اور مضامین نفیس
بیچ دھارے میں جو سیرا تمام پار ہوا

عمر علی مدعا

بار خدا یا تو عام و دانا ہے کہ یہ سب بچارہ مطیع نفس سرکش و امارہ پامال حوادث و آفات
شیطانہ دست بردیغما می ہوا جس نفسانی اذل الانام بدنام کنندہ نام آبا سے کرایم دانش
آموز و بستان سخن تکرر با سے خوان، نعمت ارباب فن تہنیز برائے نام سرنگون و عصیان
سراخام دولت فضل و بہرے تہدست شامت اعمال سے گرانہار دست ہی تیری حرمت کے
بھروسے پر قلم اٹھاتا ہوں بجز تیری تائید کے اور کوئی قوت دست و قلم میں نہیں پاتا ہوں
اگرچہ اعضا و جوارح سب سالم ہیں مگر دل و باغ نفس امارہ کے رقص منہا میں یہ حسب جاہ و منصب

طبع و ہوس فوج ہر اندیشہ امور اخروی مگر ہر دم سوہان روح ہر اول خط و مرگ کہ کفر و
یا یہ مسلمان کی دہم ہیبت قبر کہ اندھیری ہو یا نورانی سوم خوف نکیرین کہ انکو جواب با صواب
دون یاہ نیانی چہارم ہوا قیامت کہ اس روز بروے سیاہ اٹھوں یاہ نورانی پنجم و غنہ
حساب کہ مختصر ہو یا طولانی اور ہر شواہی ختم ہو یا یہ آسانی ششم خوف درجہ میزان
کہ بلہ حسن عمل سبکی کرے یا اگرانی ہشتم مہابت نامہ عمل کہ اطاعت مرقوم ہو یا نافرمانی
ہشتم کشمکش دوراہہ بل صراط کہ بہمت دوزخ ہانکا جاؤں یا براہ جنانی ہم خجالت
روز عرض اکبر کہ جو را نام کے روز برو سرخروئی حاصل ہو یا پیشانی رباعی

در حال خراب ہند گان کن نظر
بخشائے گناہ ما باہ سحرے

ای آنکہ نداریم بجز بود گرے
فی روز بہ روزہ ایم و فی شب بنماز

دیگر

غیر از کرمت نداده کس داد کس
کان بر توبہ مانج آید و بر یاہ بسے

ای آنکہ بجز تونیت فریاد رسے
کا بر من مستند دلریش برآر

دیگر

در جان ہمہ در دورنخ حاصل دارم
اگر شرح دہم من انجہ در دل دارم

در دل ہمہ آرزوئے مشکل دارم
دلہائے ہمہ جہانیاں خون گرد

واللہ المستعان والیہ المرح و المآب

بیان اسکا کہ اول مخلوق جنہ کی ہوا اور اسی قوم میں ابلیس لعین بھی ہے

منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
اس کے پیرو پہ مقلد یہ معین پر لعنت

نیکھجے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت
کچھ نہ تنہا نہیں اپنے سے کہے اسنے بہت

حفظانہ وقایع ایام و مستحیران شہور و عوام با طہار ضمائر خورشید نظامتار باب بصائر لون
رقم طراز میں کہ اول مخلوقات عالم تکوین و ایجاد میں طائفہ جنہ و دیوان و شیاطین کا ہے
اور پیدا کیا ان کو حق تعالیٰ نے عنصر واحد یعنی جوہر لطیف نار مجرورت کما قال اللہ تعالیٰ
وَالْجَانُّ خَلَقْنَاهُمْ مِنْ نَارِ السَّمُومِ اور پیدا کیا ہے جنوں کو نار سموم سے۔ نار سموم کی ماہیت

۱۵ شہر جمع شہر جمع ۱۲ ۱۵ اعوام جمع عام یعنی سال ۱۵۵۵ عالم تکوین و ایجاد و مراد از دنیا ۱۲

یون لکھی ہے کہ کل مادہ ہائے ناریہ سے نارسوم کو صانع حقیقی نے عظیم الحرارة و قوی الاحراق و شدید الالتهاب خلق کیا ہے اور اسی سے خلقت جثہ و دیوان و شباطین کی بنائی ہے اور لفظ جن مشتق ہے جنون سے جسکے معنی پوشیدہ ہونے کے ہیں چونکہ جن بھی محسوس نظر نہیں ہوتے لہذا یہ قوم اس لقب سے نامزد کی گئی۔

دفعہ دس

مضمتہ چونکہ یہ قول و مخلوق جنہ کی ہے خلافت پر تاہی اس حدیث پاک کے جو کہ
 ما محمد معین کا مثنوی مدیہ الرحمتہ نے معارج النبوة میں حضرت جابر اللہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے نقل کیا ہے کہ کیا جابر نے یہ پوچھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول
 اللہ! وہ چیز جسکو خداوند عالم نے سب سے پیشتر پیدا کیا کون ہو؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اول ما خلق اللہ آدمی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول وہ چیز
 کہ پیدا کیا اسکا اللہ نے نور میرا ہے اور بروایت ابو موسیٰ مدلی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ نور محمدی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نواکھ برس قبل کل موجودات کے کہان عدم سے ساحت تمویں میں
 چاند فرور ہوا اس حدیث پاک سے ثابت ہو کہ اول مخلوق نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو
 اسی تاریخ باب کی بحث کو تسلیم و واقعیت کو مدلول کرنے میں اور احادیث جن کی صراحت
 نہیں ہیں کیا فی ہے مخالف اسکے بڑی ہیں و بہرہذا اول ما خلق اللہ الروح۔ اول خلق
 اللہ الروح۔ اول ما خلق اللہ الروح۔ اول ما خلق اللہ النفس یعنی اول وہ
 چیز کہ پیدا کیا خدا نے روح ہے اور پھر فرمایا عقل کہ اور پھر ارشاد کیا روح کو ابھر برہان
 فرمایا اللہ کو پس اگر وہ جب پہلی حدیث یعنی اول ما خلق اللہ نور کی تعلیم
 کیا وہ نہ تراویت روح و عقل و نور قلم کی غیر ممکن ہوگی کیونکہ جس ایک جزو کی اولیت
 ان سب چیزوں سے مان لیجاسے یا قیام مذہب کوئی اولیت کی نفی ضروری و لازمی ہوگی اس
 کہ اولیت خلق ان میں ایک ہی جزو کی ہو سکتی ہو نہ کہ متعدد اجزاء کی بلکہ یہ محال ہے پس علمائے
 مفسرین و محدثین رحمہم اللہ اس مسئلہ میں یہ تاویں فرمائی ہو کہ باتفاق اقوال مستندین

اضافی ہر اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کل کائنات کو تالیف کرنے والے اس ہی نور اور اس سے
اول المخلوق سے بنایا ہے اس طرح ہر کہ سب روحوں سے اول روح پاک حضرت سرور انبیاء علیہ السلام
والثانیہ کی اور کل مجردات میں اول عقل کو اور کل اجسام میں اول لوح و قلم کو خلق کیا اور
یہی تاویل حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوة میں اور نیز صاحب معارج
تحریر فرمائی ہے پس اس نور کامل السرور کے صانع مطلق نے دو حصے کیے حصہ اول
جو روشن و صاف تر و کثیر الضیاء و عظیم المثل تھا موسوم یہ نور ہوا اور اس سے اشیاے شریفہ
و علویہ یعنی کواکب و اطباق سموات و ملائک و ارواح انبیاء و اصفیاء علیہم السلام پیدا کی گئیں
اور حصہ دوم کے جو صفات نوریہ سے ادنیٰ مرتبت پر تھا و درجہ کے گئے جزو اول نامزد بہ
ہیں نار ہوا اور اس سے جنہ خلق کیے گئے اور جزو دوم جو ظلمت و دخانیہ تھا اس سے دیو و
شیاطین و دیگر ارواح خبیثہ و اجناس سفلیہ وجود میں آئیں۔ ملائکہ جو کہ جوہر اعلیٰ حصہ
اولیہ نور محض سے خلق کیے گئے تھے مائل بطاعت رب اعزت ہوئے اور افرج پذیر بیوت ہو کر آسمان صافی سے منظر
مستقیم کی نگاہ اور پود شیا طین کہ در جوہر نوری یعنی ظلمت غانی سے خلق کیے گئے تھے کہ کفر و کجی و کفر و کجی و کفر و کجی
ہوئے گئے اور نور ایمان کے بے بہرہ ہوئے اور جنہ کہ عین ناس سے مخلوق تھے اور وہ نار اور نور و ظلمت
دونوں چیزوں کے شامل تھے لہذا بعضہ انہیں نور ایمان سے مشرف ہو کر بطاعت و عرفان صلحا
و اتقیا ہوئے اور بعضہ کفر و ضلالت میں مبتلا ہو کر منفس دیوان و شیاطین ازل قوم اپنی کر بنے

ذکر طاقت بنی جان و عزایں ملعون

بیچ اسے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

صاحب معارج النبوة بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھتے ہیں کہ قوم جنہ سے اول جو
شخص حکم خالق کائنات پیدا کیا گیا اسکا نام سو ماتھا اور لقب اسکا جان تھا اور کنیت اسکی
ابوالحسن و بروایت ابو موسیٰ اصحفانی نام اسکا طارہ نوس تھا اور صاحب روغتہ الصفا
و عجائب انقص و مدارج النبوة بھی اس روایت سے متفق ہیں پس بطرح انسان کا کس
توالد و تناسل حضرت ابوالبشر آدم صلی علیہ السلام سے چلا ویسا ہی جنہ و دیوان و شیاطین کا
طرز خلقت صلیب طارہ نوس سے جاری ہوا اور جو طریقہ توالد و اولاد کا صلیب پدر و رحم مادر سے

انسان میں جنی جنم و علانیہ معین رکھا ہے وہی صورت جنم کی واسطے ہے کہ ان میں بھی زن و مرد و خواہش نفسانی موجود ہیں اور طارہ نوس کا نام کتب لغت میں مارج بھی لکھا ہے۔

دفعہ دس

اگر کوئی شخص شبہ لاوے کہ خلقت جنم عین نارسے ہے اور پیدائش دیوان و شیاطین کی ظلمت و دخانی نارسے کی گئی پس ان دونوں قسم کی قوموں کا توالد و تناسل ایک ہی شخص سے ہونا بعید از قیاس ہے مخلوق عین نارسے جنم و مخلوق ظلمت و دخانیہ یعنی دیوان و شیاطین کا مورث علیہ علیہ ہونا چاہیے تھا

جواب یہ ہے

کہ جس طرح عین نار و دخان کا اصل مادہ و جنس ایک ہی البتہ صفت میں فرق ہو ویسے ہی جنم و دیوان و شیاطین ایک ہی نوع سے ہیں صرف صنفی فرق ہے اسکے واسطے خلقت جداگانہ کی ضرورت نہیں ہے جب تک کہ نوعیت مغائر نہ ہو جنس کے معنی لغت میں یہ ہیں کہ جنم چند قسموں کی چیزیں ایک ہی مادہ کی شامل ہوں اور بہ اصطلاح منطقیان جنس اسکو کہتے ہیں جسکے تحت میں چند نوع انواع اشیا سے داخل ہوں اور نوع اسکو کہتے ہیں کہ اسکے تحت میں افراد متعدد شامل ہوں اور وہ متفق الحقیقہ ہوں اور صنف اسکو کہتے ہیں جسکے تحت میں افراد متعید ہوں مثال اسکی یہ ہو کہ حیوان ایک جنس ہے جس میں بہت انواع شامل ہیں اور ایک نوع اس کی انسان بھی ہے جسکو حیوان ناطق کہتے ہیں اور وہ بنی نوع انسان بولا جاتا ہے نہ کہ بنی جنس انسان یا بنی صنف انسان پس نوع انسان میں بہت اصناف ہیں جو اکل فرد میں افراد الانسان کے شامل ہیں جیسے کہ ایک نوع انسان میں مختلف امزجہ کے لوگ ہوتے ہیں مثلاً ایک شخص حلیم الطبع اور ایک شخص مغلوب الغیظ ایک مجہول الکفیفہ ایک تیز مزاج ایک لاغر ایک فربہ ایک کمزور ایک قوی وغیرہم اور اس کی تصدیق و زیادہ صراحت اصول طبی سے اگر غور کیا جائے اور تفرصت و مخالفت مزاج ہر فرد بنی نوع انسان کے ہو سکتی ہے کہ کل انسان نوعیت میں ایک ہیں مگر مزاج ہر ایک کے مختلف ہیں جو کہ صنفی فرق سمجھا جاتا ہے یعنی چار ارکان سے جن کو اربع

عناصر بھی کہتے ہیں کل اجسام انسان نے ترکیب پائی ہے اور ان ہی چار ارکان سے جو فی نفسہ اجسام بسیط غیر مرکب اور اجزاء سے اولیہ بدن انسان کے چار اخلاط پیدا کیے گئے اور ان سے مزاج انسان بنایا گیا جو بہ تفاوت کیفیات ہر فرد علیحدہ علیحدہ باوصف تو احد نوعیت کے واقع ہوا ہے اور سب اختلافی اسکا افراد و تفریطان ہی اخلاط اربعہ کا ہر جنین ہر فرد انسان مغایر ایک دوسرے کا ہو لیکن اس صنفی اختلاف امر جبہ افراد بشر سے یہ لازم نہیں آتا کہ صنف بنی نوع کی واسطے ایک ابو البشر جدا گانہ خلیفہ ارض کیا جاتا اور اس سے سلسلہ تو والد و تناسل ہر صنف کا علیحدہ علیحدہ جاری ہوتا پس یہی کیفیت بعینہ خاقت و ترکیب بنی جان کی ہے اور نیز دیوان و شیاطین کی جو ایک مورث سے وجود میں آئے اور اول مخلوق کہے جاتے ہیں۔ وجہ دوم یہ کہ جنہ بمقابلہ دیوان و شیاطین جس عالی سے ہیں اگرچہ منطقیہ اصطلاح میں جنس عالی اسکو کہتے ہیں جو اپنے امثال کے جمیع اجناس کے فوق ہو مثلاً جو ہر فوق جسم مطلق کے ہے اور جسم مطلق فوق جسم نامی کے ہے اور جسم نامی فوق حیوان کے ہے اور حیوان فوق انسان کے ہے اسی وجہ سے انسان کو نوع سافل کہتے ہیں مگر جبہ کہ نفعہ بمقابلہ دیوان و شیاطین بلحاظ خلقت عین نازک کے جنس عالی سے ہیں لہذا مخلوق ظلمت و خانی دیوان و شیاطین پر فائق ہیں لیکن مغایر النوع نہیں ہیں جسکے واسطے جدا گانہ مورث سے خلقت لازم آوے۔

بجوع بہ قصہ

طارہ نوس کی اولاد کثیر لائقہ ولا تحفے جب کل بسیط مسجع میں ہجوم و رولخ عالمگیر ہو گئی تب خداوند عالم نے ایک شریعت سے انکو مکلف کیا چنانچہ خود طارہ نوس اور اسکی کل اعتقادات و احکام نے بتا بہت شرعی تابت ایک دورہ ثوابت کہ نزدیک حکما ہے اولین کے پھٹنے سے سال کا ہوتا ہے بفرار خاطر و عیش و اطمینان بساط زمین پر بسر کی بعد انقرض اس مدت کے اس قوم نے بمقتضائے جبلت ناری کہ منظر تجلیات قمری ہے آغاز تہود و عصیان کر کے راہ بغاوت و استکبار اختیار کی جب ار شتم نے بعد ختم حجت جمیع ان مستکبران و منجرفان راہ راست کو عذاب الیم و عقوبت ہائے سخت و مختلفہ میں مبتلا کر کے معدود چندانے بافتیا و اوامر در گاہ عزت و جلال

قوم شیاطین جن سے جو ظلمت و خانی نار سے مخلوق کیے گئے ہیں اسکے باپ کا نام خبیث ہے بصورت ایک شیر کے اور اسکی مادر کا نام نبلیٹ ہے شکل گرگ ان دو موزوں سے یہ فرزند نامور موزی خلایق وجود میں آیا حسین مان اور باپ دونوں کا اثر موجود ہے انسان ضعیف البینان کے شکار کرنے میں تو شیر ہے جسکا مارا بچتا ہی نہیں اور مکاری و مغالطہ میں گرگ ہے جس طرح سے وہ موزی اپنے کو شکار کے وقت چھپاتا ہے اور دھوکا دیکر لے بھاگتا ہے وہی خلافتہ اسکا یہ ہے یہ بد شرست طفلی ہی میں ایسا خود بین و مغرور تھا کہ آداب حقوق والدین کا لحاظ اسنے کبھی نہیں رکھا پس بواسطہ نافرمانی و اتلاف حق پدری یہ ملعون اپنے باپ کی لعن و نفرین میں گرفتار تھا اسکا قومی نام عزازیل ہے اور کنیت اسکی بومرہ ہے اور بعد رائدہ درگاہ ہونے کے جو نام اسکے ہوئے وہ کتب مبسوطہ سے مولف نے حسب صراحت ذیل منتخب کیے ہیں اور ایک نقشہ بہ ترتیب حروف ہجی ذیل میں لکھ دیا جس میں کل اسمائے لغت افزائے اس ملعون کے مجموعی لکھ دیے اور شرح ان کی معنون و وجہ تسمیہ کی نقشہ کیسے اسم و ارتکب لغت و تقاسیر سے جانچ کے لکھا ہے

نقشہ اسمای نکابت انمای عزازیل ملعون

حرف ابجد	نام	کیفیت
ا	ابلیس	ابرم
ب	بومرہ	کنیت ابلیس یعنی کی ہر
خ	خبیث	خطیب اہل النار
ش	شیطان	شیخ بخدی
ع	عزازیل	یہ نام قومی زبان ابلیس ملعون کا ہے
غ	غوی	

لئے حروف ہجی الف بے سے مراد ہے سہ نکابت دشمن کو ایذا پہونچانا ۱۲

م	معلم الملکوت	مرید	مرد
نام پیر ابلیس ملعون خبیث بمشکل شیر	اور اسکے فرزند اول کا نام مرہ ہے بن عزازیل	نام مادر ابلیس ملعون ثعلبیت صورت گرگ	

شرح الاسماء

یہیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
اول ابلیس اسکے معنی لغوی نامید رحمت خدا ہے چونکہ رحمت خدا سے وہ ملعون دنیا و
آخرت میں قطعی محروم ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوا۔
دوم اہرم من اس لفظ کے معنی لغت میں فاعل شر کے ہیں جو کہ ابتدائے خلقت سے تا نفع موصور
کوئی قول و فعل اس کا شر و فساد سے خالی نہیں ہے اور نہ ہوگا لہذا یہ نام رکھا گیا
سوم اہرم اسکے معنی لغت میں کچھ مار کے ہیں شیطان ملعون کے ساتھ اس لفظ کو دو طرح سے
مناسبت ہے اول یہ کہ کچھ مار کے اندر یعنی سانپ کے منہ میں بیٹھ کر پوشیدہ طور سے
یہ مرد و جنت میں حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے پاس گیا تھا۔
دوم جس طرح کچھ مار میں زہر ہلاہل بھرا ہے اور اس کا کاٹنا ہوا چارہ پذیر نہیں ہوتا اسی
طرح اس موذی کا کاٹنا جان بر نہیں ہوتا

بومرہ یہ نام اضافی ابلیس ملعون کا ہے یعنی اس کی کنیت ہے اور کوئی صراحت
اس کی کتب تفاسیر و لغت میں نہیں پائی گئی

ح

خبیث بمعنی پلید و ناخوش چونکہ ظاہر و باطن اس شقی ازلی کا پلید ہے بسبب اسکے کہ
حق فراموش و ناحق کوش ہے اور ہمیشہ افعال حسنہ سے ناخوش رہتا ہے لہذا خبیث کہا
گیا۔ دوم خناس حضرت خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی
رحمہ اللہ اپنی تفسیر پارہ عم میں ارقام فرماتے ہیں کہ خناس کے معنی اصلی بھاگنے والے کے
ہیں یہ صفت دو طور سے اس ملعون سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔

اول یہ کہ یہ بات اسکی خلقی ہر کہ ہمیشہ ذکر خدا تلاوت قرآن مجید مقابلہ ملائکہ سے بھانگتا ہے
دوئم یہ کہ انسان سے گناہ کرا کے یہ مردود و فوز بھاگ جاتا ہی جبکہ اپنا کام پورا کر چکا ہے
جیسے ٹھک و راہ زن کہ ہزار مکر و فریب مغالطہ و بکراہ باطن میں مسافر کو لوٹ مار کے
چل دیتے ہیں اور عالم کو تلاش و تجسس سے نہیں ملتے ایسا ہی یہ مخفی و ناپید دشمن ہر
سخت مشکل ہے کہ جو دشمن علانیہ مقابلہ کرے گو کیا ہی قوی تر ہو مگر ممکن ہے کہ منضر کا بھی
کوئی وار اُس پر پڑ جاوے جس سے وہ غریب ہلاکت دشمن و اپنے بچاؤ کی امید کر کے اور
غائب دشمن کے اصرار سے خدا ہی جسے بچاوے وہ محفوظ رہ سکتا ہے لہذا آدمی کو
چاہیے کہ ہر وقت اسکے شر سے بچنے کی دعا بامید اجابت بارگاہ احدیت میں مانگا کر اللہ حفظنا
سوم خطیب اہل النار بعد بعث و نشر کے خداوند عالم کل اہل النار کا جو عالم حیات میں
اسکے مقتدی تھے خطیب بناوے گا یعنی ان پر نفرین کرے گا کہ کیوں تم نے میرا کہا مانا
جو یہ روز بد تم کو دیکھنا پڑا اب ہمیشہ اسی عذاب میں رہو

سین

اول شیطان اسکے معنی لغت میں دیوسرکش و فریب دہندہ کے ہیں اور لفظ جہیم جو اسکے
نام بد میں و نامسعود کے ساتھ لگایا جاتا ہے اسکے معنی نکالنا اور بھگایا گیا درگاہ الہی سے
یا ریاض جنت سے۔ یا طبقات سموات سے۔ یا گروہ ملائکہ سے۔ لہذا یہ نام اس ملعون
کار لکھا گیا۔ دوئم شیخ نجدی۔ اس نام مرکب الالفاظ کے مضمون کی صراحت قصہ خطیب ہو
وہ یہ کہ کفار قریش شہر مکہ میں بقصد ہلاک و بے ادبی و ضررستانی جناب سرور انبیاء علیہ السلام
والنسا کے جبکہ بغرض مشورت باہمی و صلاح کار یکہ مگر ایک مخصوص مقام پر جمع ہو کر ہر قسم کی
تدابیر و شوریے اپنی اپنی رائے کے موافق مخفی طور سے کرنے لگے وہاں یہ ملعون بھی بصورت
ایک پیر مرد نے ظاہر ہو کر عمدہ عمدہ صلاحین بتانے لگا چونکہ ارباب جلسہ سب اس
سے نا آشنا تھے اور وہ صحبت ان کی تخیلہ و رازداری کی تھی لہذا سب نے متوجہ ہو کر
اپنا ہمدرد و یکجہ پوچھا کہ اے یگانہ آفاق و مرشد کامل آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں

اور اسم شریف آپ کا کیا ہو کہ ایسے عاقلانہ و پر حضرت تدایر ایسے اہم عظیم و کاراہم میں ہم کو
آپ بتاتے ہیں تب اس ملعون نے براہ مکر و شید بیان کیا کہ میں شیخ ہوں اور شہر نجد کا
باشندہ وہیں سے آتا ہوں اور تمہارا شریک و ہمدرد اس ارادے کے پورا کرنے میں ہوں
کیونکہ مجھے زیادہ کوئی دشمن قوی اس عالی منزل شخص کا نہیں جو جبکے واسطے پیشورے
باہمی تم لوگ کرتے ہو اسوقت سے وہ لوگ بہت تعظیم اسکی کرنے لگے اور خطاب
شیخ نجدی اس سے ہمکلام ہوتے تھے لعنت اللہ علیہ

ع

عزیز یہ نام ابلیس ملعون کا قومی ہر زبان جنہ کا لہذا زیادہ صراحت کی ضرورت نہیں ہو

ع

غوی یعنی گمراہ یہ مقام عبرت ہے کہ جو شخص معلم الملوکوت رہا ہو وہ خود گمراہ ہو جائے
کہ نام اس کا غوی رکھا جائے

م

معلم الملوکوت یعنی سکھانے والا فرشتوں کا علوم علویہ و احکام قضا و قدر سے
درجہ مرتد اسکے معنی برگشتہ ہونے والا دین حق سے اور وہ اسلام ہی اس مامون کی
روگردانی حکم آتی سے ظاہر ہے لہذا مرتد نام رکھا گیا۔
سوم مرید مجھے متمر و سرکش و منکر حکم خدا چونکہ یہ سب صفات شیطان نامہنجا میں ہو جو
ہیں لہذا اس لفظ سے بھی موسوم کیا گیا۔
تہارم مارو یعنی دیور و گردان و سرکش و متمر کے ہے لہذا عزرائیل کا نام رکھا گیا

ذکر اقسام شیطین لعنہ اللہ علیہم اجمعین

بھیج اے رب مے ابلیس میں بر لعنت
اول جنہ اگرچہ عین نارتے خلق کیے گئے ہیں مگر بعض انکے جنگی سرت میں ظلمت و غالی
غالب ہو اور وہ من قبیل کفار و فاسق و اشرا و منافق و ہم کردار شیطین ماعنہ کے ہیں

ہمیشہ اولاد آدم کی مخالفت میں جو ان کی جبلی عادت ہے رہتے ہیں اور مثل اپنے بغاوت و فتن و فجور کی طرف انسان کو رجوع و راغب کرتے ہیں۔

دوئم دیوان مرتد جو ازل قوم جنہ سے ظلمت و خانی تاریہ سے بنائے گئے ہیں انسانی اقوام سے ان کی یہ مثال ہو جیسے چار و کوری و بھنگی و غیر ہم اور وہ قوم مثل بہائم کے جاہل و ناتربیت یافتہ غیر مہذب و بے مشرب ہیں اور شرفائے جنہ کے افعال و اطوار و طرز معاشرت کے بالکل مغائر ہوتے ہیں اور انسان کے قطعی دشمن ہیں جہاں تک اُن سے ہو سکتا ہے اور قابو پاتے ہیں ان کی ضرر رسانی میں ساعی رہتے ہیں اور اس سے زیادہ کوئی اراہنی فلاح کا نہیں سمجھتے ہیں۔

سوم خاص شیائین جو اولاد عزرائیل ملعون کے ہیں اور ہر قسم کی قوت سے کامیاب کی گئے ہیں وہ اشقیاء انسان کے خراب و برباد و تباہ کرنے کے واسطے امور دینی و دنیوی دونوں میں بڑا ہی ٹھاتے ہوئے ہیں اور کثیر الاعداد و مفراط الافراد میں خدا ہی اُن سب سے محفوظ رکھے جہاں نفس امارہ جو بد خواہشوں کی طرف رغبت و لامتا ہی اور ہر فرد بنی نوع انسان کی ساتھ جسم کے اندر خلق کیا جاتا ہو خواہ وہ کافر ہو یا مسلم بنی ہو یا ولی عورت ہو یا مرد اور اصل میں وہ شیاطین جنہ سے ہے اور اسی کا نام ہزار رکھا گیا ہے جو تادم مرگ ہر فرد بشر کے ساتھ ہو اور اسکی ماہیت و نوعیت خلقت اور اسکے اقسام کی صراحت آگے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر لیجا ہیگی تاظرین باتکین یاد رکھیں کہ اس نوع چہارم کے شیاطین کی صراحت اس جگہ ملاحظہ فرما کے اپنا اطمینان فرمالیں اور نیز ایسے نوع چہارم کی افراد میں قسمین نامزد ہیں جنکی کل کی شرح حقیقت حال اس جگہ انشاء اللہ تعالیٰ کی جائے گی نفس امارہ ہمزاد غول بیابانی۔ جنکو باصطلاح عوام بالتخصیص مبنوہ بھوت پریت کہتے ہیں۔

پنجم شیطان النسی یہ سب اقسام شیاطین مذکورہ بالا جنی ہیں اور شیطان النسی علاوہ انکے ہر جسکی بابت خداوند عالم آخر سورہ قل اعوذ برب الناس میں خبر دیتا ہے کہ الذی یونس فی صدوہ الناس من الجنة و الناس اسکی شرح بھی نوع چہارم کے ذیل میں ہوں اللہ المستعان بیان کی جاوے گی۔

اعداد شیاطین ملائعہ یعنی بمقابلہ قوم انسان کے کس قدر ہیں

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | مس کر علم خدا دشمن دین پر لعنت
تفسیر بحر مواج میں بحوالہ تفسیر منہی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ
حق تعالیٰ نے ملائکہ و شیاطین و جن و انس کو پیدا کر کے دس جزو کیے فوج و ملائکہ خلق کیے
اور ایک جزو میں شیاطین و جن و انس ہیں پھر اس ایک جزو شیاطین و جن و انس کے
دس حصے کیے نو حصے شیاطین بنائے اور ایک حصہ میں جن و انس پھر اس ایک حصہ جن و
انس کے دس حصے کیے نو حصہ جن ہیں اور ایک حصہ انسان ضعیف البنیان میں پھر اس
ایک حصہ انسان کے کچھ حصے کیے انکے منجملہ جو بیس حصے کافر اور ایک حصہ مسلم ہیں
پھر اس ایک حصہ اہل اسلام کے تتر فرقے کیے ازاںجملہ بہتر فرقے ناری و گمراہوں
کے ہیں صرف ایک حصہ ناجی و العباد باللہ

روایت دیگر

ایک مرتبہ ابلیس لعین خدمت باسعادت جناب سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب
الطلب حاضر ہوا حضرت نے اس ملعون سے فرمایا شیاطین رو یا فت شراریا میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ کی حضور میں مجھے چیز است گونی کے اور کوئی چار نہیں ورنہ میرا یہ شعار نہیں کہ کبھی کسی
شخص سے چچ بولوں اصل یہ ہے کہ کل اولاد آدم سے دس حصے زیادہ جو پائے حیوان ہیں اور کل
آدمیوں اور چوپایوں سے دس حصے زیادہ پرند جانور یعنی طیور میں اور کل آدمیوں اور چوپایوں
اور پرندوں سے زیادہ دس حصے جتنے ہیں اور کل آدمیوں اور چوپایوں اور پرندوں اور جتنے سر
دس حصے زیادہ شیاطین ملعون ہیں اور کل آدمیوں اور چوپایوں اور پرندوں اور جتنے و
شیاطین ملائعہ سے دس حصے زیادہ یا جھج و ما جھج ہیں اور کل آدمیوں اور چوپایوں اور پرندوں اور جتنے و
شیاطین و یا جھج و ما جھج سے دس حصے زیادہ ملائکہ ہیں اب غور کرنا چاہیے کہ اگرچہ قلیل تعداد
انسان سے کل اقسام شیاطین کا موازنہ کیا جائے تو بے سبب لفظی کس انسان پر ہزار ہا شیاطین مسلط ہیں
جو بوجہ عداوت جلی و مخالفت نامہ ہر وقت آدمی کے اغوا و فرسائی کو رہے ہیں اور طرہ یہ کہ غائب

ہیں کوئی نمایاں بمقابلہ نہیں ہے ایسے اعلیٰ قوی و مخفی و اندرونی و بیرونی سے ایک
فرد انسان ضعیف البنیان کا محفوظ رہنا بجز قدرت مالک الملک اور کسی کے امکان میں
نہیں آدمی کا بچنا اپنی جنس کے ایک دشمن مساوی القوی سے دشوار ہوتا ہے چہ جائیکہ
ایک ایک فوج حریفان قوی و مخفی و پُر زور و قریب کار لکل فرد میں افراد انسان کے
لیے دست بقبضہ مہیا ہے قتل میں مطابق مصرع بارہ تو خنجر ایک گلو و امصیتا، ایسی آفت
سے بچنا محال ہے اللہم احفظنا منهم اسیر طرہ ایک اور قابل شنید ہے وہ یہ

طرہ

سائنس دیکھی تن سبل میں جو آتے جاتے اور چرکا دیا جلا دے جاتے جاتے
صاحب روضۃ الصفا حدیث فتنۃ سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں لکھتے ہیں کہ جب مخرماد
جن یا سدیو جن نے انگشتی حضرت سلیمان علیہ السلام کی چرائی اور اسکی بدولت وہ نابکار
متماثل لشکر سلیمان علیہ السلام ہو کہ خود سر آراے سلطنت ہوا اور سلیمان علیہ السلام پریشان
و آوارہ دیار و امصار بعید ہو گئے یہ موقع اس ناہنجار نے غنیمت سمجھ کے اپنے عہد منجوس میں
ہزار ہا نامشروع امر جاری کر دیے اور کل ممنوعات و منہیات شرعی کا رواج اسوقت
کی مخلوق میں پھیلا دیا بعد ایک مدت ممتد کے جب پھر انگشتی سلیمان علیہ السلام نے یہ
یاوری بخت و تائید غیبی پا کر اپنے تخت شاہی پر جلوس فرمایا اول اسی مخرماد جن کو مع کل اسکے
متابعان و مہنسان قومی کے گرفتار کر کے مقید بسلاسل مستحکم و اغلال گرہان بار و غذا ہماے
شدید کیا اور قعدریا میں پانی کے اندر ڈالوا دیا جسکی خبر کلام مجید میں خداوند عالم نے دی ہے
پس وہ کل گروہ جنہ محبوس پس از ضرور دہور و انقضاے قرون کسی وجہ سے رہا ہو کر جماعت
موجودہ عہد ہذا میں آئے وہ ملاعنہ رہے زیادہ عہد کو جانی اولاد آدم کے ہیں کیونکہ مخالفت
پیشین بسبب انزعاع بود و باش روئے زمین توان کو آدمیوں سے تھی ہی دوبارہ قید
سلیمان علیہ السلام میں رہ کر اور زیادہ خصومت انکو جنس بشر سے ہو گئی اور ہم لوگوں کے
مضرر خواہ ہیں مصدق اس میں یہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم ہے
یخرج فی آخر الزمان شیطین اولیٰ قیوم سلیمان بن داؤد فی البحر یجاسونکم ویعاجونکم سنن و نسیم

فلا تقبلوا منهم یعنی قریب، نکلیں بیچ آخر زمانہ کے شیاطین جنکو قید کیا سلیمان بیٹے داؤد علیہ السلام نے بیچ دریا کے وہ بیٹھیں گے تمہارے پاس مجلسوں تمہارے مین اور کھاؤنگو تم کو باتیں اپنے دین کی پس چاہیے کہ نہ قبول کرو تم ان کو۔ اگر کوئی شخص کہے کہ وہ آخر زمانہ خروج جنہ شیاطین مجوس کا ابھی نہیں آیا تو ہم اپنے عہد کی نچل سے ضرور ثابت کر دیں گے کہ وہ ملعون قید سے چھوٹا کر ضرور آئے ہیں اور عزرا زیل اپنے مرشد سے بڑھ کر کام کر رہے ہیں اور ضرور باقرارسانی و تصدیق قلبی آمین گے کہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جو کام عہد سلیمان علیہ السلام مین اسنے موقع پا کر کیے تھے اس سے زیادہ اب کر رہا ہے

بیان صعودنا مسود و عروج باخروج ابلیس پر تلبیس بہ اوج فکلی جمات ملکی

بھیج اے رب مے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
لجبا بوم اکنون فسادم کجا	عنان سخن شد ز جنگم رہا
بہشت آورم بار دیگر چوت	بفرما جی الذی لایموت
وگر بارہ برگشت گوا آدم	بہ نقسیر شیطان نکو آدم

القصة جب عزرا زیل ملعون بقید ملائکہ اسیر ہوا اسکی ظاہری وجاہت و قابلیت و نوعمری و شروع شباب دیکھ کر اسکے قتل سے فرشتے باز رہے اور سلیمان اسکے پرواخت کا کر کے بعد حصول اجازت کے حضرت رب الفرت سے اپنے ہمراہ آسمان دنیا پر لیگے اور اپنی عمت ملکوتی مین اسکو رکھ کے تعلیم علوم علویہ دینے لگے اور اسکی قابلیت و صلاحیت و استعداد و وزیر و مترقی پانے لگے ایما لیک کہ قحط ہے ہی عرصہ مین اس درجہ پر فائز ہوا کہ ملائکہ کی تعلیم پر مامور ہو کر خطاب معلم الملکوتی حاصل کیا اور بروایت دیگر اسکے عروج آسمان کی یون بھی نقل کی گئی ہے کہ عزرا زیل ملعون بسبب افسا و وطنیائی جتہ بغاوت شعار و ترکاب معاصی کیرہ انکی کے افسے منظورہ ہو کر کج عودت و زاویہ تنہائی مین بعبادت

خدا گوشہ گیر ہوا فرشتوں نے بعد قتل و قمع جتنہ کے اسکی ریاضت و عبادت دیکھ کر جناب احدیت میں عرض کیا کہ اکی ایسا مطیع اور مستقیم الطاعہ درمیان گروہ ملائکہ کے چاہیے نہ کہ ظلمت کدہ خاکدان فانی بین تنب عالم الغیب و دانائے سر و خفیات نے باجابت درخواست ملائکہ اس ملعون کو باوج فلک ترقی بخشی چنانچہ اس بد انجام نے ایک مدت دراز آسمان دنیا پر عبادت کی یہاں تک کہ آسمان دوم کے ملائکہ مقربین نے اسکی کیجائی چاہی وہ اجازت قادر مطلق اس بد شرت کو آسمان دوم پر لے گئے ہکذا الی سہار سببت یعنی اسی طرح ساتون آسمانوں کے فرشتوں نے اسکی خواستگاری کر کے تا بہ فلک ہفتم پہنچایا بعد اسکے ضوان نے اسکا یہ تقرب و اختصاص دیکھ کر لبہ گریہ و زاری درگاہ صمدیت میں التجا کی کہ اتنی جسطرح سے مقربان سموات اسکی صحبت و طاعت سے محفوظ و بہرہ ور ہوئے اگر خیر روز وہ مقیم جنت کیا جائے تو میں بھی اُس کے فوائد و لذائذ سے محروم و ناکام نہ رہوں بالآخر بحکم احکم الحاکمین وہ دشمن دین جنت میں بمصاحبت رضوان بھی گیا اور ایک مدت وہ بد باطن ریاض خلد میں رہا لکھا ہے کہ وہاں بھی یہ ملعون بہ تعلیم ملائکہ مصروف و مشغول رہا اور اس کی مجلس و عظ زیر قائمہ عرش مجید منعقد ہوتی تھی اور ایک منبر یا قوت احمر کا وہاں نصب ہوتا تھا اوسکے اوپر علم نور ایستادہ کیا جاتا تھا اس منبر پر یہ جیلہ ساز بیٹھ کر وعظ کرتا تھا اور اس قدر ملائکہ اس مجلس میں جمع ہوتے تھے کہ ان کی تعداد بجز علام الغیوب اور کوئی نہیں جانتا تھا اور اس کی شہرت و عظمت جنس ملائکہ میں اسدیرہ تھی کہ کسی ملک مقرب کو بد و خلقت سے نہیں حاصل ہوئی اور نہ کسی فرشتے کو اسکے علوم و اسرار پر عبور ہوا

ناموری ابلیس لعین کی بہ تدارک قوم جتہ کفرہ اور اترنا اسکا
آسمان سے روی زمین پر با فوج ملائکہ

بہج اسے رب مرہ ابلیس لعین پر لعنت
 منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
 بالجلہ جب کہ اس ملعون و مرمود کی عبادت کو مدت دراز افلاک پر گزر گئی اور زمین پر بنی جان

حسب طرز انزال و انقلاب دوران جزائر و خرابہ ہاے عالم سے نکل کر جماعت عظیم و فوج کثیر زائرانہ و مورخ ہو گئے اور کل روے زمین پر متصرف ہو کر طاعت الہی و طریق سدا و خدا شناسی سے منحرف و روگردان ہو گئے تب عزرا ایل نے بحضرت ہلم الرشاد استماعے ہدایت اُس قوم باغیہ کی بذریعہ خود ملتئم کی وہ مقرون باجابت ہوئی اور یہ نابکار بافسری جماعت ملائکہ زمین پر اتر کر بدعت جہان مشغول ہوا چنانچہ ایک جماعت قلیل نے مطیعان و صالحان جنہ سے اس ملعون کی حضوری میں حاضر ہو کر اطاعت و فرمان پذیری اختیار کی اور اشد ارکل اس قوم باغی کے منحرف و مخالف رہے۔

بھیجنا عزرا ایل کا رسولان پیغامبر کو پاس اکابران و عظمائے طائفہ باغیہ جنہ کے بدعت ایمان اور مخالفت الہی بقتل رسولان

بھیج اے رب مرے اہلبیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

عزرا ایل مرتد نے ایک شخص کو جماعت مطیعان و صالحان سے کہ نام اس کا سماو طلیث ابن بلاہت تھا برسات خاص بغرض ہدایت عام سردار و اکابران طائفہ باغیہ کے پاس بھیجا ان اشرار نے بغایت طغیانی و بیباکی رسول مرسلہ کو شہید کر ڈالا لیکن عزرا ایل کو اسکی خبر نہیں پہنچا بعد انتظار معاودت اسکی کے دوسرے شخص کو بھیجا اسکا انجام بھی یہی ہوا غرض کہ عزرا ایل مردود اسی طرح ناصح و واعظان بد شرستوں کے پاس بھیجتا تھا اور وہ کبخت اُسے قتل کر ڈالتے تھے آخر کار جبکہ کوئی رسول اسکا مرسلہ نہ لوٹا نہ کچھ اسکو جواب ملا تب عاجز آکر اہلبیس پلید نے آسف بن یاسف جن کو کہ نہایت عاقل و ذوق و فہم اپنے امثال میں تھا ان ملاعنہ کے پاس بھیجا مخالفان سفاک نے چاہا کہ آسف کو بھی شربت شہادت چکھا وین مگر از بسکہ یہ چالاک و ہوشیار تھا انکے ارادے پر اطلاع پائے بطائفہ ایل جن تدابیر و افکار خود و جنگ مرگ سے بچکر فوراً مراجعت کی اور اہلبیس شقی سے کل کیفیت مقتولان سابق و نیز سرگذشت اپنی بیان کی اہلبیس پر تلپیس نے اسوقت کمال غیظ و غضب میں آکر درگاہ متقم حقیقی سے اجازت انتقام چاہی وہ قبول ہوئی بعد حصول اجازت فوراً باجماعت کثیر و فوج باسطوت ملائکہ مہربان اپنے کے

کا ایک دن اس جہان کے ہزار سال کے برابر ہے اسپرنت کی اور یہ نہ سمجھا کہ میں اپنے
اور پرنت کرتا ہوں۔

روایت دیگر متعلق قصہ ہذا

منقول ہے کہ ایک روز ابلیس نے لوح محفوظ پر نگاہ کی لکھا دیکھا کہ اعوز یا شمس شیطان
الرحیم اسے نہایت تعجب سے پوچھا کہ خداوند شیطان رحیم کون ہو جس سے پناہ مانگنا چاہی
ارشاد ہوا کہ ہمارے بندوں سے ایک بندہ ہو جو انواع و اقسام کی ہماری نعمتوں سے
مخصوص کیا جائیگا اور انجام کار سبب ایک نافرمانی کے مخدول و منکوب ہو کر موروں
ابدی ہوگا اس نے عرض کیا کہ اے رب میرے مجھے اس ملعون کو دکھاوے کہ میں اس
شقی ازلی کو ہلاک کر دوں حکم ہوا کہ سو فتراہ یعنی جلد تو اسے دیکھے گا

روایت دیگر

لکھا ہے کہ عزرا زیل ملعون ہزار سال کا ایک سجدہ زمین و آسمان پر کرتا تھا جب سر کواٹھاتا
زمین سجدے پر یہ لکھا دیکھتا کہ لعن اللہ علی ابلیس اس کے مطابق یہ بھی کتا کہ لعن اللہ
علی ابلیس۔ چنانچہ ملا محمد معین کا شفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ منظوم میں فرماتے ہیں

نظم

از اسرار غیبی بچی نکتہ جست
کہ حکمش چنین میکتد اقصا
دراخت ز اوج سمانا سبک
ز جمع ملائک بر و نش کنند
ز صدر ملک تا بہ پا گاہ او
بر نفرین و لعنت زبان پر کشاد
بخود کرد لعنت بسا لے ہزار
نکوئی طلب کن بہ نفرین مکوش
یقین دان کہ نفرین خود می کند

شنیدم کہ شیطان بر وز تخت
نظر کرد بر لوح دید از قضا
کہ یک برگزیدہ ز خیل ملک
بیک ترک فرمان ز بنوش کنند
دراخت ز بسیاری رنگ و بو
چو بر سر غیب اطلعش فتاد
چنین دیدہ ام کان سیر روزگار
تو اے ہوشمند از سیر عقل و ہوش
ہر آنکس کہ نفرین بد می کند

شروع داستان نمود و بنائے مخاصمت و تخم کینہ و
 حقد و حسد ابلیس لعین کی ابوالبشر حضرت آدم
 علیہ السلام و اولاد ان کی سے تا قیام قیامت

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

علمائے مؤرخین یکمال تحقیق یوں رقمطراز ہیں کہ ابلیس ملعون جب سلطنت خلافت روئے
 زمین پر مستط ہو کر باجماعت مطیعہ جینہ و فوج فاتح ملائکہ و جماعت کثیرہ متابعان خود باطمینان
 تمام متکفل بساط زمین ہوا اور دل اس خاکدان فانی پر جاکے اپنی سلطنت و حشمت و شوکت
 و جابیت و حکومت و بادشاہت کی ہمیشگی و ابدیت کے اوپر نفیق کر چکا تب ایک روز
 بمقتضائے بد باطنی و خبث طینتی اپنی کے کل معشر ملائکہ ہمراہیان اپنے سے اسنے پوچھا کہ
 کہ اگر خداوند عالم کوئی دوسرا خلیفہ و راے میرے خلق کرنا تجویز فرمادے تو تم سب کیا کرو گے
 سمجھوں نے متفق اللفظ ہو کر کہا کہ اے خلیفہ بجز انقیاد و سرافکندگی کے اور ہماری کیا حال
 ہے جو احکام قضا و قدر و مشیت خالق الکریم ہم دم مار سکیں یہ جواب منکر غور کرنے لگا کہ
 کیا کرنا چاہیے کیونکہ جب میری اور خداوند عالم کے درمیان کوئی جنگ و جدل ہوگی تو یہ
 لوگ میرا ساتھ نہ دینگے کہ ناگاہ سر اس پر قدرت و نہان خانہ مشیت سے فرمان واجب
 الادغان اِیَّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً یَّحْضُرُ جَلالِ اِحدیت و بیگاہ خالق ازلیت و ابدیت
 سے صادر ہوا تب ملائکہ نے عرض کیا کہ اے پروردگار اس خلیفہ ثانی کے پیدا کرنے سے اگر
 مقصود عبادت و طاعت و رکوع و سجود و تسبیح و تقدیس کرنی ہو تو اس کے واسطے ملائکہ بس
 و کافی ہیں اور اگر ارتکاب معاصی و کبائر و افعال شنیع و منکر کا ہے تو جنہ کی نجات
 و خیران پر سزا جزا کیوں مترتب کی جانی ہو تب حکم مالک الملک و الرقاب نافذ ہوا کہ اے
 ملائکہ اِیَّی اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اسی فرشتوں اس خلیفہ مطلق کے پیدا کرنے کی علت
 غامضی جو میرے علم میں ہے وہ تم نہیں جانتے ہو یہ خطاب عقاب امیر منکر ملائکہ تو منفعل
 و نادم ہو کر معترف بہ قصور ہوئے اور بالملح و عاجزی سب کے ترسان و لرزان ہو کر

عرض کیا کہ بیشک انکے لایعظم لنا الا ما علمتم مثلاً انک افقت العظیم الحکیم یعنی پاک ہو تو اوی اللہ نہیں ہو کوئی علم ہو
 لگو وہ سکھایا تو نے ہو تحقیق کہ تو جاننے والا اور حکمت والا ہے اور بے زیر قلمت عرش مستون تک طواف
 کیا اپنی عنوق قصصہ کو اسطے مگر العیس بلعون کا نام نہ تھا وہ حد و حد سینہ پر کینہ و تخرن عجب دیرینہ بین مشغل و ملتب یا
 پوریج و تاب کھا کر کمال غیظ و غضب سے کہنے لگا کہ اگر خداوند عالم اس اپنے ارادی کو پورا کرنے کا قصد
 میرے خلاف کرے گا تو جس طرح میرا مٹا نہیں ہوگا ضرور ساج و باج ہو کر رہے گا کیونکہ ضرور ہے یہ امر کہ
 اس خلیفہ کی میری حق تلفی ہوگی مگر اسکے وجود میں لانے سے میرا امور سلطنت و اقتدار دائمی میں خلل پڑے گا
 لہذا اس کا انسداد میرے فرائض منصبی ہے اور اسی وقت سے عدو سے حسدانی خلیفہ آئندہ
 کا اور منوالہ احکام الہی کا ہو گیا اور مردود بنا ہوا چارہ نہ پا و وصف اس تجربہ علم قنات و
 رزانتہ رائے کے یہ نہ خیال کیا کہ احکام شریعت والک الملک و تادرتو انما کا احوال و نفاذ
 کوئی مخلوق روک سکتا ہے اور جس مملوک نے ایسا خیال فاسد کیا اور دماغ بیودہ پکایا
 بجز اسکے کہ وہ خود خسر الدنیا و الآخرة ہوا اور کیا نتیجہ پاسکتا ہے جو اس شقی ازلی کو ملا۔

بیان مفصل خطابِ اِنی جَا عِلُّیٰ فی الارض خلیفہ

یہ ہے اس رب کے ابلیس لعین پر لعنت
اس کے حکم خدا و دشمن دین پر لعنت

[illegible]

ضرورت نہیں تب ارشاد جناب احدیت ہو اگر اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اسکے پیدا کرنے کے مصالح میں جاننا ہوں جو تم نہیں جانتے اور اے ملائکہ اب خالی کرو تم بساط زمین کو کہ اسکا وارث دیکھن آتا ہے۔ انکی فسادکاری سے تم نے خبر دی اور ان کی اسناد سے قطع نظر کی۔ انکی معاصی کیسہ تم نے یاد رکھے۔ میری منفرت تم نے دل سے بھلا دی انکی خونریزی تم نے دیکھی۔ انکی اشک ریزی تم نے ندیکھی۔ نظر کی تم نے طرف انکے ذلت و گناہ کے خیال کیا تم نے طرف انکے نالہ و آہ کے۔ دو عصیان الکا تم نے دیکھا۔ نورایمان الکا تم نے ندیکھا۔ تن باحرص الکا تم نے دیکھا۔ دل باعشق الکا تم نے ندیکھا۔ جسم ناز پرور الکا تم نے دیکھا۔ دل پرورد الکا تم نے ندیکھا۔ ناز و تنم الکا دیکھا۔ نیاز و تظم الکا ندیکھا۔ دامن عصیان آلود الکا دیکھا۔ دل غم اندوز الکا ندیکھا۔ ان کے فاق کا شمار کیا۔ انکے ابرار کو خارج از اعداد کیا۔ اے ملائکہ تم کو چاہیے کہ بحشم غفور و لگاہ تامل اپنی تسبیح دیکھو۔ ان کی تزیین دیکھو اپنی تحمید دیکھو۔ ان کی تفرید دیکھو۔ اپنے انوار دیکھو۔ ان کے اسرار دیکھو۔ اپنی تجمید دیکھو۔ ان کی تجرید دیکھو۔ اپنے باطن کی صفا دیکھو۔ انکے صدق دل کی وفا دیکھو۔ اپنی خدمت دیکھو۔ ان کی عظمت دیکھو۔ اپنی قربت دیکھو۔ ان کی اطاعت دیکھو۔ اپنی خصوصیت دیکھو۔ ان کی محبت دیکھو۔ اپنی معصومیت دیکھو۔ ان کی اشرفیت دیکھو۔ تم اپنی دوستی میرے ساتھ دیکھو۔ اور میری دوستی ان کے ساتھ دیکھو۔

اسی موقع پر حضرت سلطان العارفین مقتداے اہل یقین مولاناے جلال الدین

رومی قدس سرہ نے فرمایا: شہنشاہ شریفین فرماتے ہیں

اشعار مثنوی شریف

آسمان پیودہ ہر ساعتے
نے رخاں بردار وراقی ورد
می کشیدش تا بدرگاہ قبول
می کشید و گشت دولت نعمان شان
کے کشید می شان بہ فرعون و فرعون

معصیت کردی بہ ازہر طاعتے
بس خجستہ معصیت کان مرو کرد
نے عمر نرا قصد آزار رسول
نے بہ سحر سحران فرعون شان
گر نہ بودی سحر شان و آن جمود

مصیبت طاعت شد ای قوم عصا
چون گنہ مانند طاعت آمد دست

کے بدیدندے عصاے معجزات
ناامیدی را خدا گردن زد دست

نقل حسب حال

منقول ہو کہ امین الوجہ جبریل علیہ السلام کو جب خلعت وجود عنایت ہوا اول انھوں نے دو گانہ شکرانہ رب العزت ادا کیا اسکے اتمام میں مدت تیس ہزار سال کی گزری جب فانی ہوئے جناب احدیت میں عرض کیا کہ اے میرے رب جس طرح میں نے تیری طاعت میں قیام کیا کسی دوسرے بندے کو میسر ہو سکتا ہی ارشاد ہوا اے جبریل آخر زمانہ میں ایک گروہ میں پیدا کروں گا جسکی دورکت نماز کہ بعرضہ قلیل مدت چند نفوس میں باعیوب کثیرہ و خاطر پریشان یا ہزاران وساوس شیطانی و خیالات فاسد نفسانی و تعلقات دنیاوی وہ ادا کریں گے تیرے اس دو گانہ تیس ہزار سالہ سے فائق و مرتفع ہوگی جبریل علیہ السلام نے نہایت تعجب و حیرت سے پوچھا کیف ذالک یا رب العالمین یعنی کس طرح یہ ہوگا اے پروردگار جہاں حکم ہوا ای جبریل تجھے محض طاعت کی واسطے جو ہر واحد و مجرد سے پیدا کیا اور جملہ خواہش نفسانی و علائق جسمانی و تلاش معاش و دغدغہ معاد حسب زن و فرزند موت کے گزند سے بری کیا وہ مسکین اگر ایک ساعت بھی اپنی روح مجرد کو مائل بطاعت کرینگے انکا نفس در پی مخالفت و شیطان آمادہ مخالفت شہوات نفسانی سبب غفلت حب مال و منال باعث حرص کسل خلقی جسم خاکی مانع عمل خیر ہوگا باوجود ان سبب موانع کے جو دو رکعتین نماز وہ محض بخون و یقین نفس شیطانی سے معارضہ و مکاہرہ کر کے ادا کریں گے پس ایسی انکی نماز جو جہاد اکبر بقابلہ نفس سرکش کے ہے اسکے مقابلہ میں تیری نماز کب مقاومت کر سکتی ہے چنانچہ حضرت مسیح الاسرار شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں

کہ چون پیدا شود اشراق خورشید
ہم افستد نیز بر کج گدائی

مشوای عامی بیچارہ نومید
اگر افتد بقصر پادشاہی

کسی کو برہنہ نہ است امروز در راہ چو کار مخلصان آمد خطر ناک نہ زیب مرد خود بین پادشاہ درین رہ نیست خود بینی تجستہ	برو بہ تاب دین خود شید در گاہ گنگاران بر ندین گوی چالاک امین المذنبین باید خد را تن لا غروے باید شکستہ
---	---

برجوع بہ قصہ

المختصر ملائکہ نے جب یہ جواب ملک علام نسبت خلقت آدم علیہ السلام سنا سرد گر بیان ہو کر زبان عجز با عتراف قصور کھولی اور ابلیس ملعون دم بخورد گویا مگر آتش بغض و حسد و شعلہ پائے جو آگہ غیظ و غضب بصد شد و مداس بد باطن کے سینہ پر کینہ میں بھڑکنے لگی اور حکم الہی مشیت الایزالی قادر متعالی جل جلالہ صادر ہوا کہ جلد شجر شمشاد قد آزد و نقش بدیع قالب آدمؑ پر نگار خانہ صنعت و ایجاد تودہ پاک خاک الم ناک سے تیار کیا جاوے اسکا قصہ طویل ہے مولف کو لکھنا واقعہ عزازیل ہی لہذا خامہ معطوف الغنان کو رجوع باختصار کیا چنانچہ اس قالب غالب کا سر مبارک خاک پاک مکہ سے اور گردن خاک بیت المقدس سے سینہ زمین عدن سے پشت شکم زمین ہند سے ہاتھ زمین مشرق سے پیر زمین مغرب سے جو منہ تارے طلوع و غروب آفتاب ہے اور گوشت و پوست و خون و رگ و پے مجموعی زمین مخلوط سے مرکب بہ چہار ارکان بسیط خاک و باد و آب و آتش کر کے اپنی قدرت سے بنایا تاکہ طبائع مختلفہ والوان متضادہ و اوضاع جداگانہ متغائرہ اُس سے صورت پذیر ہوں آہ اس قالب پر چالیس برس ابر غم و بروز واحد از وقت صبح تا وقت چاشت سحاب مترام مسرط و انبساط بر سایا گیا و اسے بحال اولاد آدمؑ کے کہ اس ماتم کردہ خاکدان فانی میں عیش طلب عشرت جویان ہیں۔

وصال یار کجا و من خراب کجا
بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا کجا

حاصلہ فوت و آخر ہاموت

بیان گذر ابلیس لعین بقالب آدم علیہ السلام

بیجج اے رب مرے ابلیر لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

صاحب معارج النبوة بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھتے ہیں کہ جب قالب آدم علیہ السلام صانع مطلق نے اپنی قدرت سے بنایا وہ قالب چالیس برس تک زمین پر رکھا ہوا ملائکہ جوق جوق اُس پر گزرتے تھے اور یہ عجیب شے دیکھ کر اسکے حسن صورت و صفائے طینت و غرابت ہیئت و ترکیب ظاہری و باطنی اعضا و جوارح معائنہ کر کے متعجب و متحیر ہونے لگے اور حمد و ثنائے قادر مطلق و صانع حقیقی ادا کرتے تھے یہاں تک کہ ایک روز ابلیس ملعون کا گذر اُس قالب پاک پر ہوا یا فوج متابعان خود چاہا کہ نقص اس کا لبد کے حدود و جہات کا کرے اول ایک انگشت بجنس خود اس کا لبد پر پاری فوراً اس سے ایک صدائے صلصالی مثل کوڑہ خالی کے برآمد ہوئی جو درحقیقت اس دشمن کے ہاتھ لگانے سے فسر یا دحضرت داور داور تھی مطابق شعر

فسر یا دزدشمن بہ بد دوست توان کرد | از دست تو ای دوست ندانم بکر نام

عزائیل مردود نے یہ آواز سننے ہی اپنے جمیع معاشرین سے کہا کہ گھبراؤ نہ اور غم مت کرو یہ قالب مجوف اندر سے خالی ہر اسکی تجویف مستلزم نقصان قوت ماسکہ کی ہوگی ایک ساعت تامل کرو کہ مین اُسکے باطن کی سیر کرو گون اور اس کی رگ و پے مین درآ کے سب حال حقیقت و اصل کیفیت دریافت کرو گون تب اسکی واقعیت سے تم کو آگاہ کروں بعد اسکے حقہ معانی و قبہ رفیع المسانی کے اندر درآ یا ایک سطح پاکیزہ دیکھا خرمینہ ہائے نقود کونین سے مالا مال و ہر قسم کی صلاحیت و قابلیت سے آراستہ و پیراستہ حال کہ جو کچھ اسنو بہ تمامی عمر عالم آفاق مین دیکھا تھا سب کچھ اسمین موجود پایا جو قوت صدق پر گمراہ آبدار و درج مملو از معانی اسرار یعنی دل اشراق منزل کے مقابل وہ پونچا ہر چند تنگ و درو و جد و جہد اُس تابکار نے کیا مگر اندر اسکے کسی طرح گذر اُسکا ممکن نہوا یا یوس و نامر او اسمین سے واپس کیا اور کل ماجرا اپنے راز دار ہماہیوں سے کہا کہ کل قالب کے اندر سیر مین کیا گیا مگر اسکے اندر صدر مقام جو ہے وہ ایک خزانہ ہر مضبوط بند کیا ہوا اور جو اہر اسرار سے بھرا ہوا ہر چند مینے سعی بلیغ و کوشش کی مگر اسکی سیر و انشاف حقیقت حال

ذکر کا اب مجھے یقین ہوا اور سخت بیم و ہراس ہے کہ وہی میری خرابی کا باعث ہوگا اور اسی سے میرے کل امور میں خلل پڑے گا جس کا مجھے اندیشہ تھا وہی امر پیش آیا۔

**روایت نفخ روح بہ قالب آدم علیہ السلام و گذر و سوسہ
شیطانی بخاطر حضرت ابوالشہر و حقیقت خلقت نفس امارہ صراحت اُسکی**

بھج اے رب مرے البیس لعین پر لعنت منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

صاحب خلاصۃ الحقائق تحریر فرماتے ہیں کہ جو وقت قالب آدم علیہ السلام لوا مع انوار روح سے منور ہوا نظر اولین انکی لوح محفوظہ و عرش مجید پر پڑی ساقی عرش پر خط نور لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و سلم امتہ مذنبہ و رب غفور ان الفاظ سے اول تو رفعت شان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم ان کو معلوم ہوئی دوم عصیان نسیا امت و موعود مغفرت ہونا ان کا پایا گیا غرض کہ پوچھا آدم علیہ السلام نے اے رب میرے یہ نام نامی کس عالی منزلت شخص کا ہے جو تیرے نام پاک کے برابر ہوا لکھا ہی ارشاد ہوا اے آدم یہ پیغمبر آخر الزمان تیرا فرزند ہے جو وقت پائے کہ امت تیرا سنگ مذلت میں دے گا بواسطہ وہ شفاعت اس نام خیر الانام کے میں تجھ پر اپنی عفو و رحمت نازل کروں گا چونکہ گذر البیس ملعون کا قالب آدم علیہ السلام میں قبل نفخ روح ہو چکا تھا جس کا مذکور اوپر گذر گیا فوراً انکے ذہن میں یہ خطرہ شیطانی و وسوسہ فاسد گذر کہ باپ کو بیٹے کا شفیع ہونا چاہئے نہ کہ بیٹا باپ کی شفاعت کرے مگر اسکے جبریل امین کو وحی الہی ہوئی کہ اے جبریل بہت جلد آدم کے دل سے یہ خطرہ فاسد نکال ورنہ وہی خطرہ اس کی ہلاکت کا سبب ہوگا چنانچہ حضرت جبریل نے حکم رب جلیل فوراً سینہ آدم علیہ السلام کا چاک کر ڈالا اور نصف وہ خیال فاسد نکال کر زمین مہشت میں دفن کیا اس تخم اندیشہ شیطانی سے درخت گندم پیدا ہوا جو سبب اخراج جنت و انواع مذلت آدم علیہ السلام کا ہوا اور نصف ثانی جو کافران سینہ آدم علیہ السلام میں باقی رہا اُس سے نفس امارہ بنایا گیا جو شیطان داخلی جسم

انسان کا ہے اور محرک خواہش بد طبع انسان کا ہوتا ہے اور شیطان پر دنی
جسم اسکی تائید کرتا ہے تب وہ خواہش و قوی سے فعل میں آتی ہے اور سبب
کلفت عداوت اولاد آدم کی تاقیام قیامت ربیگی

بیان اقسام نفوس انسانی

بھج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
مخفی نہ ہے کہ انسان کی حیات سے متعلق ایک تو نفس فحشیتین ہوا اسکے لغوی معنی جذب
کرنا نسیم کا ناک یا منہ سے سانس کے آنے جانے میں یہ واسطے ترویج قلب و رفع بخار
کے ہے اور مجموعی اُن دونوں آنے جانے والی سانسوں کو دم کہتے ہیں جمع اسکی انفا س
ہو دو دم نفس بفتح اول و سکون ثانی ہے اسکے نئی جان و روح و عینیت ہر چیز کو ہیں
اور اسکی جمع نفوس و انفس ہے پس اس نفس مفتوح النون و سکون الفاکی ثین قسین
بزرگان دین نے لکھی ہیں اُن کی صراحت حسب ذیل لکھی جاتی ہے۔

قسم اول

نفس امارہ یعنی بد خواہشوں کی طرف رغبت لانے والا اسکی اصلیت و حقیقت خلقت
اور پر لکھ چا چکی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے نفس و سورۃ شیطانی سے خلق اور
ہر فرد بشر کے جسم کے اندر ہمراہ کیا گیا ہے اور اسکی تین قسم ہیں۔ ہمزاد غول بیابانی۔
شیطان انسی۔ کیفیت ہمزاد یہ ہے کہ قوم جنہ سے آدمی کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی
مرتا ہے خاصان خدا اپنے ریاضات و نیپاہات سے نفس کشی کے یعنی اسی نفس امارہ
ہمزاد نام کو مار کے اپنا راہم کرتے ہیں اس طرح ہر کہ بتی ان کی خواہشیں تنہا است و لذائذ
مراحت و آسائش مجھ کرے نفس امارہ کی ہی راہ دیتی ہیں وہ ہمیشہ اپنی طبیعت پر حیر و ظلم
کر کے ان کو ترک کرتے ہیں اور اپنے علی الرغم حین اشتیاء سے نیت کا رہ و متفرق ہوتی
سے اسکو عمل میں لانے ہیں اس جگہ رہ قابلہ امہ مذہب جوتان اہ اپنے ارادہ و عمل پر

غالب آتے جاتے ہیں نفس سرکش اُن کا لیفے ہمزاد منہمکل ہوتا جاتا ہے جیسے انسان فاقہ کش وزن شوہر جابر و ظالم آخر الامر نتیجہ اس ضد و مخالفت کا اس حد کو پہنچتا ہے کہ وہ موزی عاجز و مجبور ہو کر مطیع و فرمان پذیر ہو جاتا ہے اور پھر اپنے جلی حرکات پر حرات و مبارکات نہیں کرتا اور جب وہ انسان مرتا ہے اسکے ہمزاد کو بھی ملائکہ فرج کر کے قبر مشرفی میں اس کا ہم آغوش کر دیتے ہیں اور جو ہمزاد اجسام کفار و مشرکین کے ساتھ خلق ہوتا ہے اور مدت العمر اپنی بذریعہ ایسا دغا کی اپنے کے بغاوت و مخالفت دین حق سے و ارتکاب معاصی کبرہ و صغیرہ و انواع طغیان و کفران و افعال ناشایستہ و ذمیمہ کرتا رہا اور اس آدمی کو اپنا مطیع رکھا جب وہ مرانا جسم پلید اس کا خاک ہو گیا روح خبیثہ اس کی بغاوت برزخ مبتلا سے عذاب الیم ہوئی اور اس کے ہمزاد شیطان کو بسبب نجاست کفر ملائکہ ہاتھ نہیں لگاتے کہ ذبح کیا جاوے لہذا وہ آوارہ ہو کر رجوع کرتا ہے اپنے محسن شیطانی کی طرف مگر چونکہ تعلق اس کا ابدان انسان سے رہا ہے لہذا پوری موانعت و مخالفت اسکو شیطانی مجروح سے نہیں ہوتی ہے بلکہ علیحدہ ایک گروہ اپنا قائم کر کے صحرا و بیابانوں میں بسر کرتے ہیں اور متمائل باشکال مختلفہ ہو جایا کرتے ہیں اور بیشتر اقوام کفار کو بہ خریک خیالات باطلہ و ترغیب افعال قبیحہ و تعلیم عقائد فاسدہ اپنا مطیع و منقاد رکھتے ہیں اور اکثر امور شبہہ مثل ہرنک و سنون اس قوم کے جہزم عقاید و رسوم اعتقاد کے واسطے دکھایا کرتے ہیں اور بمقتضی اثرات اجلی آدمیوں کو راہ گلی میں ستاؤ اور ڈراتے ہیں اور قہر کی طاقت میں شیطانی مجرور قوم جنہ سے کم ہیں یہ ہیں غول بیابانی جن کو بھوت پرست اہل ملان حوام و بنادین کہتے ہیں اور غول بیابانی کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ ہر گروہ جنہ و شیطانی مجرور سے علیحدہ صحرا و بیابانوں میں رہتے ہیں جیسا کہ اسی سے متعلق یہ روایت ذیل ہے۔

روایت کتاب عصمت

کتاب عصمت میں حضرت ابوالشیخ روایت کرتے ہیں محمد بن سہیل مقری سے اور انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن عمر دباغ سے اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار سے نقل کی ہے جسکا ترجمہ اردو یہ ہے کہ چلا میں ایک راہ میں کہ اس میں غول بیابانی مجھے ملے یعنی بھتنے ناگمان دیکھا میں نے ایک عورت کو جو تھی اُس گروہ خباثت میں سرخ کپڑے پہنے ہوئے ایک تخت پر بیٹھی ہوئی اور روشن تھیں اس کی چاروں طرفوں میں قندیلین پس دیکھا میں نے کہ بلاتی ہے وہ عورت مجھ کو طرف اپنے پس جب دیکھا میں نے کہ بلاتی ہے وہ عورت مجھ کو اپنی طرف شروع کیا میں نے پڑھنا سورۃ یسین کا پس بچہ گئیں قندیلین اسکی اور کہتی تھی وہ عورت بہ تکرار میری طرف کہ ای بندہ خدا کیا کیا تو نے میرے ساتھ اے بندہ خدا کیا کیا تو نے میرے ساتھ اب فروعات نفس امارہ سے شیطان انسی کی صراحت باقی رہی جسکو رب غفور سورۃ ناس میں فرماتا ہے اَلَّذِي يُوسُّسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْيَتَةِ وَالنَّاسِ یعنی وہ شیطان کہ وسوسہ ڈالتا ہے آدمیوں کے دلوں میں شیطان جنی اور انسی سے بعض ترجمہ ہائے کلام مجید میں والناس کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ وہ آدمی جو شیطان صفت اغوا و گمراہی خلق خدا کرتے ہیں مگر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں کہ والناس سے یہ مراد ہے کہ وہ وسوسہ ڈالنے والا لوگوں کی توت متخیل پس اس قوت کا تعلق اسی نفس امارہ سے ہو لہذا اسی کی ایک فرع سمجھی جاتی ہے ۔

قسم دوم

نفس لوامہ سے اسکے معنی یہ ہیں کہ دُشمن جو دُشمن ہے اپنے اوپر بہت

ملاست کرے کہ یہ فعل ناجائز کیون تو نے کیا یہ صفت مومنین کی ہے کہ انکا نفس اپنے افعال پر ملاست کرتا ہو

توم

نفس مطمئنہ ہے اسکے معنی کہ ایمان اور اطاعت اور ذکر اور فکر میں حق تعالیٰ جل شانہ کے پورا اطمینان رکھنے والا یہ نفس انبیا علیہم السلام و اولیاء کبار و صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہو
واضح ہو کہ ان ہر نہ نفوس کا ذکر کلام مجید میں حق جل و علانے فرمایا ہے نفس اتارہ کی بابت سورہ یوسف میں فرماتا ہے وَمَا أَتَىٰ نَفْسُهُ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالشُّوَرِ إِلَّا مَا حِجَّ دَبِّي إِنَّ دَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور نفس تواسمہ کی قسم کھاتا ہے سورہ قیامہ میں لَا أَقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِيَمَةِ وَلَا أَقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ اور نفس مطمئنہ کی بابت سورہ فجر میں فرماتا ہے يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ ذِيكَ رَاحِبَةً مَّرْجُوتَةً اور بعضوں نے علاوہ ان تین قسموں کے جو اوپر مذکور ہوئیں ایک اور چوتھی قسم نفس ملہمہ بھی لکھی ہے لغت اسکے معنی یہ ہیں کہ ارادت مختلہ اس سے دل میں راہ پاوین مگر اسکا ذکر کلام مجید میں نہیں ہے

بیان انکار الیس کا سجدہ آدم علیہ السلام سے اور رائے درگاہ ہونا اسکا حضرت جلال حدیث بصدرت مخاری

بھیج اے رب مرے الیس لعین پر لعنت | سن کر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
لکھا ہے کہ بعد فتح روح کے قالب آدم علیہ السلام میں جب ملائکہ مامور بہ سجدہ آدم ہوئے اول سب سے جبریل علیہ السلام نے سجدہ کیا پھر میکائیل بعد اسکے
اسرافیل من بعد عزرائیل علیہم السلام نے بہ تعمیل ارشاد رب العزت

اور اسے سجدہ کیا زان پس کل ملائکہ سموات سجدے میں گرے مگر ابلیس
لعین کہ سب کا معلم و افسر تھا کھڑا رہا گردن بھی نہ خم کی سو برس کے
بعد وبروایتے پانچو برس کے بعد ملائکہ نے سجدے سے سرائٹھایا دیکھا کہ
ابلیس ناہنجار نے سجدہ نہیں کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی طرف سے
منہ پھیرے ہوئے کھڑا ہے اور صورت ملکی سے مسخ ہو کر بصورت دیو خبیث
متماثل ہو گیا ملائکہ نے یہ صورت واقعہ دیکھ کر فوراً دوسرا سجدہ شکر اپنے فرمان
پذیری و تعمیل حکم ایزدی کا ادا کیا وہی سجدہ شانے اس امت مرحومہ پر
سہر رکعت میں دو بارہ ادا کرنا فرض ہوا غرض کہ ابلیس نے جبکہ سجدے سے ابا گیا
ارشاد ہوا کہ اے ملعون میرے خلیفہ کے سجدے سے کیوں تو منکر ہو تب اس شقی
ازلی نے جواب دیا کہ میں آدم سے بہتر ہوں مجھ کو تو نے آگ سے خلق کیا اور
آدم کو مٹی سے بنایا پس آگ مٹی پر ترجیح رکھتی ہے کیونکہ میں اس کو لائق سجدے
کے سمجھوں علماء مفسرین و محدثین تحریر فرماتے ہیں کہ بعد استنکاف ابلیس
لعین کے سجدہ آدم علیہ السلام سے فوراً لباس کرامت و خلعت پوشائی
اس کے جسم سے کھینچ لیا گیا اور بلائیں لغت و رسوائی اوس کے بدن پر اڑھا دیا
اور تمامی تمتات آجھانی و الطاف و سعادات ربانی سے محروم ہو کر مقام
قربت اور حضوری سے نکال دیا گیا اور حسن صورت سے کہ جمیع ملائکہ پر
مرحج تھی مسخ کر کے ایک سخت و مہیب و بدبین و قبیح ترین صور خبیثہ سے اس کو
مشکل کیا اور سو برس مضیق دریاے غضب میں اس کو غرق رکھا جبکہ بعد انقضاء
اس مدت کے اس مردود پلید نے سر نکال ابرو سے سیاہ و چشم ازرق ایسا بدعتت و اس درجہ کا کہ منظر
ہو گیا کہ اگر اس صورت سے ظاہر ہو تو کل خلق خدا دیکھ کر اس کی بدعت سے مر جاوے یا آخر جمیع سعادات سے
خرو بہ و نصیب ہو کر استیفاء و محنت و نبوی میں مشغول ہوا اور ہم محسن ناموس و پانچ صلاوات اضلال خدا کو ادا

(Handwritten notes at the bottom of the page)

حضرت جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام نے اُس ملعون پر لعنت کی
بعد اسکے کل ملائکہ ہفت طبقات زمین و آسمان نے لعنت کر کے صحبت ملکی و سپہر
اجرام فلکی سے اسکو محروم کیا

صراحت اُن چار خواہشوں ابلیس لعین کی جو بعد مخدول
ہونے کے جناب احدیت سے اوس نے چاہیں

بہج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | اسکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
روایت ہے کہ جب ابلیس لعین رائدہ درگاہ ہوا جناب احدیت میں اس
مردود نے عرض کیا کہ اے پروردگار عالم میں نے لاکھوں برس تیری عبادت
کی جو آج تک کسی مخلوق سے نہیں ہو سکی تو عادل ہے کسی کی حق تلفی
نہیں کرتا میری اس عبادت اور ریاضت کا معاوضہ مجکو دنیا ہی میں
ملجا دے کیونکہ جزا سے اخروی ہے تو نے مجھے محروم و بے نصیب کر دیا ہر
حکم ہوا اے ملعون کیا چاہتا ہے اس بیچارے اسوقت بھی اظہار افعال
و شرمساری و طلب عفو خطا نہ کی بلکہ ایسی چار خواہشیں کیں جو سراسر
بدنیتی و خباثت و تمردی سے بھری ہوئی تھیں اول یہ کہ اَبَتْ فَاَنْظُرَتْ
اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ . یعنی اے رب پس مہلت دے مجکو موت سے اس دن
تک کہ لوگ قبور سے اٹھائے جائیں گے یعنی نفخہ بعث تک اور چالاک
اس میں یہ کی کہ نفخہ بعث کے بعد پھر کسی کو موت نہ ہوگی اس نے چاہا کہ
مجھکو بلا چکھنے ذائقہ موت کے جو ہر ذی حیات کے واسطے ضروری ہے
حیات ابدی ملجا دے اور اس عذاب الیم سے جو وقت مرگ یا بعد مرگ
اسکے واسطے معین ہو محفوظ رہے یہ خوش

شعر

جز باذن اللہ نیار دہزبا | با خدا ہم نچہ انداز دیت مغرور ما

مرو و دازلی یہ نہ سمجھا اس عالم الغیب حاضر و ناظر جمیع جہر و خفیات
واقف مکنونات قلوب و نیات خالق موت و حیات سے کسی مخلوق کی
چل سکتی ہے حکم ہوا **فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْتَظَرِ** اِلٰی **يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ** پس تحقیق کہ
تو موت سے مہلت دیا گیا ہے وقت سلوم تک وقت معلوم سے مراد
اس نفع ثانیہ تک کی ہے جس کا نام صق بے اور اس کے نفع سے کل
مخلوق جام فنا نوش کرے گی اور یہ سو ذی بھی سنان اجل سے اسی
نفع میں قتل کیا جائے گا **دَوْمَ نَالٍ فَيَعِزُّكَ لَا غَوْلٰی لَكَ اَجْمَعِينَ** و دوسری
یہ خواہش کی کہ تیرے کل بندوں کے گمراہ کرنے پر میں قدرت پاؤں
ارشاد ہوا اے ملعون وہ عوام جس نے جہنم کے بھرے جانے کا وعدہ ہے
تیری اطاعت و تبعیت کرین گئے اور جو خاص بندے ہیں ان پر کبھی
تو قدرت نہ پاوے گا۔ سو یہ دعا کی کہ میری اولاد کثیر ہو جو اپنا کام پورا
کر سکیں یہ دعا اس کی قبول ہوئی چارم یہ کہ میں جس شکل سے چاہوں
متماثل ہو جاؤں یہ التجا بھی اس کی منظور ہوئی باسٹناے حلیہ پاک
صاحب لولاک یعنی جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ
ان کی مشابہت و تماثل کی قدرت اس ہو ذی کو کبھی نہیں حاصل
ہو سکتی ہے مدارج النبوة میں حضرت علامہ زمان شیخ محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ جو شخص جمال باکمال محبوب
رب العالمین سے خواب میں مشرف بزیارت ہو وہ رو یاے صادق سے
ہے کیونکہ شیطان اس صورت پاک سے متماثل نہیں ہو سکتا یہ ضرور نہیں
ہے کہ خواب میں اصلی صورت پاک آپ کی دکھائی دے تب وہ خواب سچا
سمجھا جاوے اور اس کی تماثل سے ابلیس متغ خیال کیا جاوے کیونکہ اصلی
صورت پاک کی زیارت سے بجز صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور

لوگ مشرف وسادات اند و زمین ہوئے پس جس چیز کا مشاہدہ برائے
العین نہوا ہو اس کی اصلی یا غیر اصلی ہونے کا علم کیونکر ہو سکتا ہے مگر
جس شخص کو کہ زیارت جمال با کمال صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کسی قطع و وضع
سے ہو اس کو صحیح سمجھنا چاہیئے اس لیے کہ ابلیس لعین کسی بہت مخالف کو
بھی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نامزد نہیں کر سکتا
خداوند کریم ہر مومن کو نصیب کرے

بیان اغوائے شیطان لعین کا حضرت ابوالبشر آدم و حضرت
حواء علیہما السلام کو سرایستان جنت میں اور نکالاجانا ان کا
جنت سے اُتارنا دنیاوی محنت شرت میں بصدیخ و مصیبت

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پلوت | مس کر حکم خدا دشمن دین پر لغت
راویان اخبار و ناقلان آثار یوں تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم و حوا
علیہما السلام بحکم ملک علام بفرار غ خاطر راحت گزین و عشرت پذیر ریاض خلد
ہوئے ابلیس لعین دشمن قوی ان کا کہ آمد و رفت باغ جنت سے ممنوع تھا اس
فکر میں پڑا کہ کسی طرح دخول جنت پر قدرت پا کر آدم و حوا علیہما السلام کی رح
میں خلل انداز و تفرقہ پرداز فتنہ ساز ہو جیسا اس بد شرت کو یہ معلوم ہوا
کہ آدم علیہ السلام پر کل میوہ ہائے جنت مباح کیے گئے ہیں مگر ایک درخت کی
تمتع سے ممنوع ہیں بہت خوشدل ہوا اگرچہ درگاہ صمدیت سے نکالا ہوا
تھا مگر یہ برکت تین اسمائے الہی کے کہ اس کو یاد دیکھے پڑھ کر اوج پذیر عنوا
ہوا اور بتدریج حیثۃ تافلک بنو نہجا دروازہ بہشت پر ایک ایوان یا قوت
احمر کا بنا ہوا تھا اس میں چھپکر بیٹھ رہا اس انتظار میں کہ کوئی شخص اندر

مستمتع و بہرہ اندوز کیا ہے یہی بات نتیجہ کار یہ ہونا ہے کہ تم ہزار ذلت و خواری و غربت و کربت جنت سے نکالے جاؤ گے اور کل یہاں کی نعمتیں تم سے چھین لی جائیں گی اور دار محنت آباد دنیا سے زشت میں انواع و اقسام و اقسام حزن و آلام میں رہ کر مبتلا ہو گے اور نعمت حیات سے بکربت ممات آغشتہ بن جاؤ گے و خون کیے جاؤ گے غرض کہ ایسی باتیں وحشت خیز ملال انگیز اس مردود نے کین کہ حضرت حوا سخت متا لم ہوئیں اور البیس پر تلبیس سے چارہ کار پوچھا اس مفتری نے ہدایت کھانے خوشہ گندم کی کی وَقَا سَمَقًا اِنَّ لَكُمْ لَیْنَ الْاَلْحِیۡیَۃَ اور قسم کھائی حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے کہ تحقیق کہ میں واسطے تمہارے نصیحت کرنے والوں سے ہوں آخر کار افسوس اس مکار کا ذبنا بہنار کا پورا ان پاک باطنوں تک ظن کے اوپر چل گیا کہ حضرت حوا نے سات خوشے گندم کے توڑے ایک اس میں سے خود کھایا اور ایک اپنے پاس ذخیرہ رکھا اور پانچ عدد دلا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو دیے اور کہا کہ ایک میں نے کھایا ہے کوئی میوہ جنت کا اسکی جلاوت و لطافت ذائقہ کو نہیں پہنچتا ہو لکھا ہو کہ گندم اسوقت شہد سے زیادہ شیریں اور مسک سے زیادہ نرم اور دودھ سے زیادہ سفید تھا حضرت آدم سخت برہم ہوئے اور کہا اے حوا تجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے پروردگار کے عہد و میثاق و امتناع کو قطعاً تو نے فراموش کیا اور شجر منہیہ سے ثمر ممنوع کو کھا گئی مگر تو عذاب الہی و عقوبت قہاری سے نہیں ڈرتی اور پرہیز نہیں کرتی ہے حضرت حوا نے کہا اس کی رحمت بے پایاں اور مغفرت فراوان ہے اے آدم ع

کریم است ایندو ساغ بنوش یہ کہہ کر ایک قدح خمر جنت حضرت آدم کو پلایا جبکہ اس کا سرور اپنر غالب ہوا ایک خوشہ گندم انکے منہ میں دیدیا چونکہ وہ از بس لذیذ تھا اس حالت نشان و خود فراموشی و عدم ادراک امر و نہی میں کھا گئے ہنوز میں سے تک بھی وہ پہنچا تھا کہ کل حلقہ ہائے بستی جسم سے گر پڑے اور تلیخ تقریب سر عزت سے مثل

مرغ با پرواز اڑ گیا مرقوم ہے کہ حلقہ ہے جنت ہشکل ناخونوں کے کل جسم پر تھے وہ بہ پاداش نافرمانی گریگے مگر بطور نمونہ بغرض یادگار سرانگشتان پر رہ گئے کہ حضرت آدم جب دیکھے تھے حلقہ ہے جنت کو یاد کر کے روتے تھے اور اب تک یہ اثر انکی اولاد میں باقی ہے کہ منکام افراط خوشی و جوش مہنی کے آدمی جب اپنے ناخن دیکھے وہ سب خوشی و مہنی محو ہو جاتی ہے یہ قصہ کتب تفاسیر میں بہت طویل ہے مختصر یہ کہ سب کے سب بسخط جبار منتقم مبتلا ہو کر جنت سے بعد ذلت و خواری بلا سماعت عذر و پوزش پذیر یں نکال دیے گئے یعنی حضرت آدم و حضرت حوا و ابلیس ملعون و طاوس وحیہ یعنی مار چنانچہ حضرت آدم سرزمین ہند کوہ سراندیپ میں اور حضرت حوا جدہ میں ابلیس ملعون بصرہ میں یا میسہ میں طاوس حبش یا کابل میں ماراضفہاں میں جنت کے پھینکے ہوئے اگر گریے اور ہر ایک ان میں سے انواع و اقسام کے عقوبات میں مبتلا کیے گئے جو ہمیشہ ان میں اور ان کی اولاد میں قائم رہیں۔

اول آدم و اولاد آدم علیہ السلام و س عقوبت پادشاہین مبتلا ہوئے

اول عتاب الہی بہ نافرمانی۔ دوم کشف ستر عورت بہ نزع ثوبم تبدیلی لون جلد بدن از چہارم اخراج از جوار رحمت۔ پنجم صد سالہ فراق حوا بہ دنیا۔ ششم عداوت و خصومت شیطان با اولاد آدم تا قیام قیامت ہفتم استقرار لقب عاصی بنام آدم ہشتم تسلط و مشارکت شیطان نتم آبنائے آدم و اولاد آدم علیہ السلام بہ ملکوت سموات با موال و اولاد آدم بدر و دھن و آلام و اسقام از دنیا و ہم تعب تلاش معاش کہ سوہان روح و کما ہشس جان انسان ہے

دوم حوا علیہا السلام پندرہ عقوبت ہائے دنیا میں مبتلا کی گئیں

اول نجاست ایام معینہ دوسرے نقل محل مدت نہاد تیسرے شدائد وضع حل

چوتھے محنت عدت پانچویں ریت چھٹے اختیار طلاق بہ شوہر
 ساتویں کی میراث آٹھویں نقصان شہادت نوین نقصان قتل
 دسویں نقصان دین و عقائد گیارھویں محرومی تحت و سلام بارھویں محرومی جسم و
 نہروں محرومی بغیری سے چودھویں محرومی سلطنت پندرھویں محرومی حصول
 و بادشاہت سے فضائل جہاد سے

سوم ابلیس ملعون جو دس عقوبت ہائے ابدی میں مبتلا کیا
 گیا اسکی وہی مثل ہوئی

شادم کہ از قیام دامن فشان گذشتی گوشت خاک ماہم بریاد رفتہ باشد
 اول انزعاج سلطنت روسے زمین دوم اخراج از جوار رحمت سوم منخ صورت ملکی
 وآسمان دنیا و خازنی جنت۔
 چہارم تبدیلی نام از عز ازیل۔ پنجم پیشوائی ہمہ اشقیا۔ ششم ملعونیت ابدی
 یہ ابلیس
 ہفتم سبب مغفرت آئی ہشتم مسدودی در توبہ نهم تہاد اس ملعون کا
 دهم خطیب اہل النار ہونا

پہارم طاؤس

طاؤس کے جنت میں چھ سو بازو تھے ہر ایک انکا رنگ کار و مکرمل بجواہر
 و ملین بالوان مختلفہ خوشنما و نابدار تھا وہ سب اکھاڑے گئے صرف دو بازو بدرنگ
 کر کے چھوڑ دیے گئے اور پیر اس کے بہ شومی اس پانچویں کے کہ شیطان کے بہشت میں
 لائیکی بابت کی تھی مسج کر کے کر یہ منظر دسیا ہ رنگ کر دیے گئے اور جنت سے نکالا گیا

پنجم حیتہ یعنی مار

سانپ غلبرین بن ایسا حسین جانور تھا کہ مثل اسکا دوسرا نہ تھا اس کے چار پیر مثل دواب کے تھے اور سر اسکا زبرد کا تھا اور کل بدن اسکا مختلف الاوان سرخ و سبز و زرد رنگ سے مثل آفتاب کے درخشندہ تھا العان انوار اس کے دور دور جاتے تھے اور دانت اس کے ہچو خوشہ مروارید منظم تھے زبان اس کی مشک سفید سے تھی درج دہان اسکا مخوم پشت مثل نقرہ بیضا شکم مانند ورد چھرا گردن جواہرین تھی وہ کل جسم اسکا مسخ بہشت بد ہو گیا اور دہن بسبب اس بد بینی کے کہ شیطان کو منہ کے اندر رکھنے جنت میں لے گیا تھا پراز زہر ہلا لیا کر دیا گیا اور چاروں بہ مفقود کر کے بشامت عمل پیٹ کے بل زمین کو رگڑ کے چلنے کا حکم ہوا اور غذا خاک تیرہ سے اس کی مقرر ہوئی علاوہ ان کے درخت انجیر و عود بھی پھرم دینے برگ ستر پوشی آدم علیہ السلام کے جنت سے منقلب الحالت ہو کر نکالے گئے کتب نقاشی میں یہ بھی مرقوم ہے کہ بجز نزع حلہ ہائے جنت کشف عورت آدم و حوا علیہما السلام کا ان دونوں کو معلوم ہوتا تھا مگر چشم دیگر خلایق سے سنا مطلق نے مثل جنہ و ملائکہ وغیرہم کے بدستور مستور رکھا تھا اور اپنے خلیفہ کی حرمت نگاہ رکھی فقط

شرح مکائد البلیس لعین

بھج اے رب مرے البلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

واضح ہو کہ البلیس پر بلیس جب بعد و زنا فرمانی راندہ درگاہ چھوٹی ہوا اول چالاکي اسنے خداوند عالم ہی سے کی کہ نفخہ بعثت تک موت سے مہلت مانگی جس کے بعد کسی کو موت نہوگی اور اسنے چاہا کہ اپنی فطرت سے مہلت پاؤں تو عذاب ہائے وقت مرگ و بعد بچوں لیکن اسین ناکام رہا بعد اسکے سگان بہشت کو دم و دیکر داخل جنت ہوا حضرت آدم علیہ السلام کو وہاں سے نکلوایا۔ قابیل پسر اول آدم علیہ السلام سے ہابیل پسر دوم کو بیگناہ قتل کرایا۔ ادریس علیہ السلام کی قوم کو اوٹان و اصنام تراشی و بت پرستی کرنا سکھایا قوم نوح علیہ السلام کو انکی ایذا رسانی پر آمادہ کر کے کل عالم کو بےذاب طوفان غرق آب کرایا۔ قوم عاد و ثمود کو حضرت ہود و حضرت صالح کی دعائے بد سے غارت کرایا۔ نمرود کو

شریکیتہ	وہمیتہ	رودیدیتہ	ناکسیتہ
یہ کہتے ہیں کہ ایمان سب کا غیر مخلوق جو کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے	یہ کہتے ہیں کہ ہمارے افعال کے واسطے سزا نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ دنیا فانی نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ خروج اور پر امام کے جائز ہے
تہیتہ	قاسطیتہ	نظامیتہ	متولفیتہ
یہ کہتے ہیں کہ توبہ گنہگار کی قبول نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ کسب علم و ریاضت و حکمت و مال فرض ہے	یہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کو شئی کتنا جائز ہے	یہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جاتے ہیں کہ شرمقدر ہے یا نہیں

سوم فرقہ جہمیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہائے ذیل میں ہیں

معطلیتہ	مترابصیتہ	مترافقتیتہ	وارثیتہ
یہ کہتے ہیں کہ اسما و صفات خداوند عالم مخلوق ہیں	یہ کہتے ہیں کہ علم قدرت و مشیت مخلوق ہیں اور خلق غیر مخلوق ہے	یہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ مکان میں ہے	یہ کہتے ہیں کہ جو شخص دوزخ میں جاوے گا پھر نہ نکالا جاوے گا اور دوزخ میں نہ جاوے گا
حرمتہ	مخلوقیتہ	عبدیتہ	قاسطیتہ
یہ کہتے ہیں کہ جو شخص جہنم میں جا بیگا جل کر خاک ہو جائیگا اور پھر اسکا اثر و نشان وجود بھی نہ باقی رہیگا	یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید و تورات و انجیل و زبور مخلوق ہیں	یہ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم ایک عاقل و حکیم تھے نہ رسول	یہ کہتے ہیں کہ دوزخ و جنت دونوں فنا ہو جائیں گے
زنا و قبیحہ	لفظیتہ	قتبیتہ	واقفیتہ
یہ کہتے ہیں کہ معراج روح سے ہوتی نہ بدن سے اور	یہ کہتے ہیں کہ قرآن کلام قاری ہے کلام	یہ گروہ عذاب قبر کے منکر محض ہیں	یہ کہتے ہیں کہ مخلوقیت قرآن میں ہم کو توقف
ملکین و فرشتوں کے لیے جہنم میں سے ہے	مخلوقیتہ	عبدیتہ	قاسطیتہ

ہے

حق تعالیٰ مرنے سے دنیا اتنی نہیں ہے مگر مرنے
نہیں اور عالم قدیم ہے اسکے کلام خدا میں
اور قیامت کے منکر میں

ہمارے فرقہ مرجیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہائے ذیل میں ہیں

مشابہت	تاریت	شائیت	راجہیت
یہ کہتے ہیں کہ آدمی کو خداوند عالم نے بنی صورت پر پیدا کیا ہے۔	یہ کہتے ہیں کہ بعد ایمان کے اور کوئی چیز قرین نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ جب لاکھ لاکھ اللہ کہا اسکا جو جی چاہے خطا و گناہ کرے اسپر کچھ عذاب نہ ہوگا	یہ کہتے ہیں کہ بندہ طاعت سے مقبول اور مصیبت سے عامی نہیں ہوتا

شاکہ	مہریت	علمیت	منقوصیت
انکو اپنے ایمان میں شک ہے کہتے ہیں روح خود ہی ایمان ہے	یہ کہتے ہیں کہ ایمان علم جو جو امر و نہی نہیں جانتا بحر وہ کافر ہے	یہ کہتے ہیں کہ ایمان عمل ہے	یہ کہتے ہیں کہ ایمان کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم
مستثنیت	اشیت	بدعیت	خشویت
یہ کہتے ہیں کہ مومن ہم ہی ہیں	یہ کہتے ہیں کہ ایمان بطل ہے صلایت دلیل نہیں کہنا ہم کی واجب و مستحب ایک ہی ہے	یہ کہتے ہیں کہ اطاعت اللہ اللہ کی وجہ سے مستحب ایک ہی ہے	یہ کہتے ہیں کہ واجب سنت

یہ پنج فرقہ خارجیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہائے ذیل میں ہیں

ارزقیت	ریاضیت	للمیت	خازنیت
یہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص خواب میں نکل نہیں دیکھتا	یہ کہتے ہیں کہ ایمان قول صالح و عمل صالح و نیت	یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مدعا جو حاصل ہو وہ بقدر	یہ کہتے ہیں کہ قرینیت ایمان کی بچانی نہیں کہتی
ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں کچھ نہیں ہے اور آخرت میں کچھ ہے	ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں کچھ نہیں ہے اور آخرت میں کچھ ہے	ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں کچھ نہیں ہے اور آخرت میں کچھ ہے	ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں کچھ نہیں ہے اور آخرت میں کچھ ہے

ہے کہ وحی منقطع ہو گئی	وسنت ہے	وخواہش حق تعالیٰ
ہے		نہیں ہیں
خلفیت	کوزیہ	مستزلیہ
یہ کہتے ہیں کہ بھانگنا مقابلاً یہ کہتے ہیں کہ بدن بصر بہت ملنے کے پاک نہیں ہوتا۔	یہ کہتے ہیں کہ شرعاً برائے نہیں ہو اور نماز باامت فاسق نچا ہے اور ایمان کو یہ بندہ کا ہو وقرآن مخلوق ہے اور دعا و صدقہ سے مردوں کو کچھ نفع نہیں ہے اور معراج بیت المقدس آگے نہیں ہے۔	در۔ ساب و کتاب و میزان کچھ نہیں ہے اور فرشتے مومنین سے افسس ہیں اور رویت حق قیامت میں نہوگی اور کبریت اویا نہیں ہے اور اہل جنت سوونگے اور مرگے مقبول اپنی موت نہیں مرے اور علامات قیامت مثل دجال وغیرہ کچھ نہوں گی

کسٹریہ	سیمیوسینہ	محکمیت	سراجیہ	اضفیہ
یہ کہتے ہیں کہ زکوٰۃ دینا فرض نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ ایمان بالغیب باطل ہے	یہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کا حکم خلق پر نہیں ہے	یہ کہتے ہیں کہ انکھ فصص ہماری دے	یہ کہتے ہیں کہ جبرائیل اور اسکا اجر بندہ کو نہیں ملتا ہے
			حجت نہیں ہیں بلکہ انہی انکار واجب ہے	

ششم فرقہ ارضیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہائی ویل میں ہیں

علویہ	ابدیہ	شیعہ
یہ گروہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضہ کو نبی جانتے ہیں	یہ گروہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کو شریک نبوت جانتے ہیں	اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ شخص امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کو جہ صبی ہے افضل و اولیٰ نہ جانے کا فر ہے
اسحاقیہ	زیدیہ	عباسیہ
یہ کہتے ہیں کہ نبوت ختم نہیں	یہ کہتے ہیں کہ امامت نازکی	یہ گروہ بجز حضرت عباسؓ ہیں

ہوئی	اولاد علی بن طالب کے دوسرے	عبد المطلب کے اور کسی کو امام نہیں جانتے ہیں
امامیہ	نارشیہ	متناسخیہ
یہ گروہ کسی وقت زمین کو امام غیب جت خدا سے خالی نہیں جانتے ہیں	یہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے کو اور دن سے افضل سمجھے وہ کافر ہے	یہ کہتے ہیں کہ جان نکلنے کے بعد جائز ہے کہ وہی روح دوسرے کالبد میں داخل ہو جاوے
لاحسنیہ	راجسیہ	مرقنسیہ
یہ گروہ طلحہ و زبیر و عائشہ صدیقہ عظمیٰ و غیر اہم پر لعنت کرتے ہیں الحیاذ باللہ	یہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ دوبارہ دنیا میں آویں گے اور فی الحال ابراہیم رہتے ہیں	یہ گروہ منفستہ اس بات پر مین کہ بادشاہ اسلام سے جنگ کرنا رد و جائز ہے
ان ہفتاد و دولت کے علاوہ جو مذکور ہوئے رسالہ ابوالقاسم رازی میں گیارہ فرقے اور مذاہب مختلفہ کے لکھے ہیں جو بعد کو قائم ہوئے ان کی صراحت بھی درج ذیل ہے		
کرامیہ	دہریہ	حالیہ
شعریہ	سوفطانیہ	فلاسیفیہ
براہمیہ	بابخیہ	باطنیہ
*	مجوہبیہ	سمنیہ
اور یہ سب فرق مذاہب اسلام میں تو ابلیس ملعون نے ابتدا ہی میں بعد ختم قرن خیر القرون کے قائم کر دیے تھے جنکے شعبے اور شاخیں صد ہا اور ہو گئی ہیں وہ شقی ازلی تو اسلام کا ایسا قوی دشمن ہے کہ فرقہ ہائے ضالہ مسلمان میں بڑھا جاتا ہے اور قیامت تک یوں ہی بڑھاتا چلا غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ خاص ہمارے زمانہ میں و ما قبل اس کے اس موذی نے کتنے گروہ ہائے مسلمانوں کو جادۂ اعتدال سے منحرف کر کے نفس امارہ کا مطیع کر دیا ہے کہ آزادی سے جو فعل جو شخص چاہے کرے تکلیف شرعی بالکل اپنے اوپر نہیں رکھے اور انسان سے بہائم صفت ہو گئے جو غیر مکلف و آزاد ہیں لطیفہ		

بھیجے اے رب مرے البیس لعین پر لعنت | مست کر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
 واضح ہو کہ سات قسم - شیاطین جبکا ذکر بہ صراحت اور پر لکھ چکا ہوں حق تعالیٰ نے
 خلق کئے ہیں جنکی خلقت عین نار و ظلمت و خانیہ سے ہے یعنی
 جہنم | دیو | شیاطین | نفس امارہ | غول بیابانی | ہمزاد شیطان انسی

اور حسب روایت صاحب لطائف معنوی سات ہی جہنم بنا گئے ہیں یعنی

سقطہ | سعیر | نطی | حطیہ | جحیم | جہنم | ہادیہ

تاکہ ہر ایک گروہ شیاطین ہمدرد اپنے جہنمون کے صدر نشین ہو دیں
 اور سات ہی ستارہ روان یعنی سبع ستارہ ہیں

قمر | عطارد | زہرہ | شمس | مریخ | مشتری | زحل

چنانچہ ملائکہ وقت صعود و شیطین سے آسمان پر بہ استراق اخبار عالم بالا ان ستاروں کے
 شعلہ ہائے جوارہ آتشین بنا کر ان ملائکہ کو رجم کرنے میں اور سات ہی اقالیم کل روئے
 زمین میں منقسمہ حکما میں

دوقاق | عمان | شام بیت المقدس | طنجہ | ازہرہ | مقالید | جابلقا

پس اقالیم اول کی مضافات سے جزیرہ و زرنگ ہر مبداء خط استوا و سکین شیاطین
 ہے وہیں اسے اقالیم سبعہ میں پھیلے ہیں۔ اور سات ہی کوہ اعظم رو زمین پر ہیں اول
 انہیں کوہ قاف کہ جسکے نسبت صاحب معجم البلدان بحوالہ روایت کتاب عجائب المخلوقات
 لکھتے ہیں کہ وہ کل روئے زمین کو احاطہ کیے ہوئے ہے بلندی اسکی قریب بقلک اول کے
 ہوا و جرم اسکا زمر سے زیادہ رنگ کبودی ہے اور کل ساتوں پہاڑوں کی تفصیل یہ ہے

کوہ قاف | کوہ دماوند | کوہ سراندپ | کوہ گلستان | کوہ درگ | کوہ لڑکیان | کوہ چین

جہان قدم آدم

علیہ السلام

یہ پہاڑاں کن شیاطین ہیں۔ اور بروایت جواہر التفسیر و تکرر القصص سات ہی طبقات زمین کے ہیں

برکات | اخلاہ | عرقہ | عربیا | ہولتا | سجین | عجیبا

پس عجیباً طبقہ ہفتین موضع شیاطین و اتباع اسکے کا ہے اور سات ہی دن ہیں
 شنبہ یکشنبہ دوشنبہ شنبہ چارشنبہ چھشنبہ جمعہ
 اور سات ہی منزل قرآن مجید میں بحساب تہی بشوق ہیں۔

منزل اول دوم سورہ سوم سورہ چہارم سورہ پنجم سورہ ششم سورہ ہفتم سورہ
 سورہ فاتحہ سے ماندہ سے یونس سے بنی اسرائیل سے شعرا سے و الصافات سے تا ان سے
 پس ہر سورہ کے اول حرف کو جس سے منزل شروع ہوئی ہر لکیر نفذ فی شوق بنا یا ہے۔
 اور سات ہی قرار ہیں جنھوں نے سات قرار میں بنائی ہیں اور سات منزل قرآن ہفتہ الہ
 ہر روز میں ایک منزل تلاوت کے واسطے مقرر کی ہے تاکہ ہر مغربہ تمام شیاطین و
 انسان سے گریزان و مغلوب رہیں کیونکہ شیاطین بالاطیع تلاوت قرآن مجید سے
 بھاگتے ہیں وہ ہفت قرار یہ ہیں

نافع مدنی - عبداللہ بن کثیر مکی - ابو عمر و بصری - ابن عساکر شامی - عاصم کوفی حمزہ کوفی کسائی
 اور ہر دس قواعد طبیہ سات ہی پردہ ہائے چشم ہیں

ملحوظ	قرنیہ	عنسیہ	عنکبوتیہ	شکبیہ	شمسیہ	صلبیہ
-------	-------	-------	----------	-------	-------	-------

اور ہفت اندام یعنی سات ہی اندام جسم انسان میں ظاہری اور سات باطنی ہیں ہفت
 اندام ظاہری ہیں

سر	سینہ	پشت	دست راست	دست چپ	پای راست	پای چپ
----	------	-----	----------	--------	----------	--------

اور ہفت اندام باطنی یہ ہیں -

دماغ	دل	جگر	سپرز	شمش	زہرہ	معدہ
------	----	-----	------	-----	------	------

پس آدمی کو چاہیے کہ ہر ایک اندام ہنگام پانی کو ظاہری و باطنی سے تصرف و حلول و غلبہ ہفت شیاطین سے
 بذریعہ ساتوں پردہ ہائے چشم کے نگاہ رکھے تاکہ ان کا اس پر بغیر پابندی احکام شرعی کے آدمی نہیں پاسکتا
 خالق کائنات سب کو اسکی توفیق عطا فرما۔ و بروایت کعب اخبار رضی اللہ عنہ سات ہی دریا و دریاں پر عظیم
 واقع ہیں جو ہر ایک دریا و سر محیط ہوا زمین کی نسبت حق جل و علا پر کلام پاک میں ہر سورہ لغز خیر و تبارک
 و البرہمن بعد سبھانہ یعنی اور دریا ہوسا ہی اسکے چھ اسکے ہوں سات دریا او دریا ہیں

بحر محیط بحر قیئس بحر اہتم بحر مظلم بحر مٹاش بحر ساکن بحر مائی

اور بروایت صاحب تذکرۃ الجہان نام انکے یہ ہیں

دریائے اخضر دریای عمان دریای قزم دریای بربر دریای وقیانوس بحر روم دریای اسود

اور بروایت صاحب برہان کتاب لغت کے نام انکے یہ ہیں

دریای چین بحر عرب بحر روم بحر تبشس بحر طبریہ بحر جرجان بحر خوارزم

آدمی جب سوار دریا ہونے شیاطین جمع آنے میں کہ سواران کشتی کو ضرر پہنچاویں اگر چہ حفاظت حافظ حقیقی ہر جگہ حافظ و نگہبان ہو مگر چونکہ خاصہ بی شیاطین ملائکہ کا یہ کہ تلاوت قرآن مجید سے

بھاگتے ہیں لہذا سواری کشتی چاہیے کہ آیات قرآنی ضرور پڑھتا رہے اور بزرگان دین کے ہنگام سواری دریا یا یہ آیت پاک جو ہر سورہ ہر دو واقع ہو مخصوص لکھی ہو بسم اللہ فجد یہا و مرشحات فی تعقوبہم

اور ہفت مرد یعنی سات ہی مروکب لغت میں لکھے ہیں جو ہر ہفت اقسام شیاطین کے اول درجہ کے دشمن ہیں اول انہیں ذات پاک جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم

بعد ہر چہا خلفای راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و حضرت حسین رضی اللہ عنہا ہیں قادر مطلق ان ساتوں مردان خدا کے طفیل ہی ہر ہفت اقسام کو شیاطین سے بچا و در سات ہی آسمان ہیں

اول قیفا دوم قیدوم ششم زیلون چہارم زینون پنجم البیاضیون ششم روعائل مقیم فلک العرش ان ساتوں آسمانوں کے ملائکہ فردا فردا عزراہیل ملعون پر لغت کرتے ہیں اور اتباع و امثال انکو

پر اور ہفت ہیکل یعنی سات ادعیہ مافورہ ہیں جو دفع شیاطین و حصول نیت کے

واسطے ہر روز مخصوص و تلیف میں پڑھے جاتی ہیں

ہیکل اول شروع از آیۃ الکرسی ہیکل دوم از آیۃ وقالت امراۃ عمران ہیکل سوم امن الرسول

ہیکل چہارم از آیۃ قل جابر الحق ہیکل پنجم از آیۃ قال رب انی ہیکل ششم از آیۃ اوحی

وز من الباطل اوہن العظم الی انہ استمع انفر من ابن

ہیکل ہفتم شروع از آیۃ ان یکاد الذین کفروا

علامہ انکے بہت سی تشریحات و تفاسیر میں لکھی ہیں جنکی تحریر میں طوالت کا خیال ہے

لیونکہ مقصود و مؤلف اختصار و انداز سے قطع نظر کی گئی بہر حال آدمی کو چاہیے کہ کبھی اپنے

علم و فنس و افعال پر نازش و غرہ نہ کرے گو سرا سرنیک ہوں اور اس موزمی دشمن میں
ایمان کو اپنے سے دور نہ سمجھے ہر وقت جناب احدیت میں اسکے شہر سے پناہ مانگتا ہوا اور
دُراتار ہے مطابق اشعار غزل مولف جسکے منتخب چند شعر بیان نقل کیے جاتے ہیں۔

غزل مولفہ

دنیا کا تعلق نہیں چھٹنے کا لبشر سے	اللہ بچائے رہے شیطان کے شر سے
تا کا جسے مارا اُسے پھر وہ نہیں بچتا	دشمن ہے یہ نامرد کہ نہان ہو نظر سے
ہیں تین جگہ ڈر کی بکے فتنہ سے ان کے	زن اور زمین صاحب اموا کے در سے

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَدْحَمُ الرَّاحِمِينَ اب آگے بیان اسکا ہو کہ وساوس شیطانی قلب بشر
میں کیونکر پڑ جاتے ہیں اکثر ناواقف و بے علم لوگ اس میں بہت الجھتے ہیں کہ شیطان کا قلب بشر
میں کیونکر پہنچتا ہو لہذا اس واقعہ کو بصراحت تحریر کیا ہو کہ ہر شخص اس آگاہ ہو کہ مطمئن ہو جا

اقسام وساوس شیطانی تفصیل اسکی کہ کیونکر قلب بشر میں پڑ جاتے ہیں

بیچھے اے رب مرے ابلین لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
------------------------------------	-------------------------------

واضح ہو کہ ترکب خلقت شیاطین ملائکہ ظلمت و خانیہ جو ہر لطیف نار مجر د سے ہو سو جہ سے
خلقی تاریکی انکے مادہ میں بھری ہو جو ہمیشہ کار ہائے بد کے ارتکاب میں مہیا رہتے ہیں اور عباد
انکے لطافت میں صفت ناریت رکھتے ہیں اور یہ کلیہ ہو کہ کوئی عرض بد و ن جو ہر محسوس نہیں ہو
جیسے الوان مختلفہ کہ بد و ن جامہ یا برگ و بار حروف بد و ن کا غزو تختہ وغیرہ دکھائی نہیں
دے سکتے اسد طرح انکے اجسام لطیفہ بسبب اسکے کہ عرض و جو ہر میں یکسان میں بسبب لطافت ناریہ
کلیہ محسوس نظر نہیں ہوتے اور بسبب لطافت جسمیہ کہ بہت آسانی و سرعت سے روح حیوانی انسان
میں حلول کر جاتے ہیں اور وہ اجسام بشری جنہیں استعداد اور قابلیت قبول افعال جسمیہ کی ہو
انکے اعضا و جوارح ظاہری سے بواسطہ اسی روح حیوانی کے علما و عملا قولاً و فعلاً ارتکاب گناہ
کراتے ہیں اور کبھی اسی قسم کا تصرف اعضائے اندرونی جسم انسان پر یعنی قلب بشر میں کر کے

وساوس فاسد و فطرات ناجائز پیدا کر کے طبع انسان پر مستولی کر دیتے ہیں وہ اغواءِ شیطانی ہے اور وہی اوہام مستلزمِ صدورِ معاصیِ صغیرہ و کبیرہ کہ انسان سے ہوتے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں ملے مصدق اس تقریر و تحریر کی ہے کہ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ نَجْوً اَلَيْسَ تَحْقِيقُ الشَّيْطَانِ خُونِ كِي طَحِ اَدَمِي كِي رُكْنِ دُورِ تَاہِی اور جو ارواحِ طیغہ اجسامِ مطہر جس شجر کہ ہیں جنینِ قابلیت از تکابِ معاصی خالقِ عالم نے مشیت ازلی پیدا ہی نہیں کی اور وہ معصوم ہیں جیسے ملائکہ و انبیاء علیہم السلام یا قابلیت تھی مگر وہ ریاضت و نفس کشی و مجاہدات و تزکیہ و تہذیب سے دور کر دی گئی اور وہ نفوسِ مزکی و مقدس ہو گئے جیسے اولیاء اللہ ایسی ارواح و اجساد کے قریب گزر بھی اس موزی کا نہیں ہونے پاتا تا صرف ظاہری و باطنی کا انکے اوپر کیا ذکر ہے۔

روایت

حرزِ نمین شرحِ حصین میں لکھا ہے کہ انسان جب تک عبادت و ذکر الہی میں مصروف رہتا ہے شیطان اس کے قریب نہیں آتا اور جب کارہائے دنیاوی میں مشغول ہوتا ہے وہ مفری بھی آدمی کی مصاحبت و مشایعت کرتا ہے لیکن دنیا کے کاموں میں اگر پابندیِ امر و نہی احکامِ شرعی کی کرے وہ زمانہ بھی عبادتِ الہی میں شمار کیا جاتا ہے اور شیطان اس سے دور رہتا ہے

تنبیہ

مخفیٰ نہ ہے کہ وساوسِ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک بد خیالات جنکا نتیجہ آدمی کو خراب کنوایا ہوتا ہے مثلاً وہ امور جو فہمِ بشر سے باہر ہیں یا وہ راز جنکا فاش کرنا مشیت کے خلاف ہے نیز بحث کرنا جیسے ذات و صفاتِ الہی کی تحقیق نبوت و رسالت کے بھید و کی تلاش امورِ خرویی کے خطرات کو دل میں جگہ دینا مسئلہ حیر و اختیار پر غور و فکر کرنا احکامِ خدا و قدرِ قادرِ مطلق کی لم دریا کرنا جنگ و جدل یا ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق و ناحق کی تلاش۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بخشش عام پر ہر وسوسہ کے اعمال و افعال سے قطع نظر کرنا۔ یا اسکی رحمت سے بالکل نا امید ہو جانا۔ غیر خدا کو اپنے دینی و دنیوی امور میں کفیل کار کرنا۔ اور نہ کرنا انکو اور انکی عدم پیشین اپنی جان مال اولاد کی مضرت پر یقین کر لینا۔ نیک کاموں میں نمائش دریاہ میل خالص کرنا جو بیلِ نواب ہیں اور صد یا ہزار ہا امور اسی قبیل کے ہیں جنکی صراحت لا الہ الا اللہ

امکان سے باہر ہے اور مطلب اصلی اس مغوی کا یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے دوسو سون پر غور و فکر کرتے کرتے کسی غیر واقعی و باطل خیال کی واقعیت پر آدمی یقین کر لے اور راہ راست گمراہ ہو کر اسکا ہمنفس ہو جاوے۔ دوم نیک خیال بھی کبھی یہ مردود بشر کے دلمین ڈالتا ہے مگر بدبختی و بدخواہی سے اس طور پر کہ کسی کھوئی نیکی پر اس غرض سے رغبت دلاتا ہے کہ کوئی بڑی نیکی ثواب عظیم والی سے اسکو محروم و باز رکھے جیسے قریب وقت نماز کے کسی مریض کی اعادہ عازم کر دیا اور اس آمد رفت میں اسوقت کی نماز قضا کر وادے جبکا گناہ عبادت مریض کے ثواب سے وہ چند زیادہ ہو یا کسی مجمع عام میں کوئی خیرات و ایثار کسی شخص سے کروایا اور دلمین خیرات کنندہ کے یہ خیال ڈالاکہ اس خیرات کرنے سے ہمارا وقار و نام لوگوں کی نگاہوں میں زیادہ ہوگا ہماری عالی ہمتی و سیرجسمی دیکھ کر جہان جہان اس مجمع کے لوگ جائینگے ہماری تعریف کریں گے اُس سے ہماری شہرت و ناموری اطراف عالم میں شایع ہوگی نتیجہ اسکل خیر کا یہ ہوا کہ اس خیال فاسد کے بدولت ثواب اسکا بالکل زائل ہو کر یا کا گناہ جو بد وجہ اس ثواب سے زائد ہے خیرات کرنے والے کے سر پر لا دیا گیا اور اس مردود کا مطلب حاصل ہوا۔

بیان جرم شیاطین جو بذریعہ شہاب ثاقب کے آسمان کی ملائکہ بحکم الہی کرنی ہیں اور وہ ملائکہ اس سے جلتے ہیں اور بھاگتے ہیں۔

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین لعنت مست کر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

جرم شیاطین کے معنی لغوی ہائیکنا شیاطین کا اس ستارہ سے جو مثل شعلہ کے مشابہت میں ہو چنانچہ فرماتا ہے پروردگار عالم اپنے کلام پاک میں یہ سورہ ملک لَقَدْ ذَرَبْنَا لَكُمُ السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِجٍ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ اور مقرر آراستہ کیا اور زمین و یا چنے آسمان دنیا کو جو زمین سے بہ نسبت دیگر افلاک کے نزدیک تر ہے ان ستاروں سے جو شب کو مثل چراغوں کے چمکتے ہیں اور کیا ہم نے انھیں ستاروں کو شعلہ ہانکنے والے شیاطین کے جبکہ بقصد استراق سمع وہ آسمان پر جانے کا ارادہ کرتے ہیں اور میرا کیا ہنہ واسطے انکو عذاب جلائیوا لا دنیا میں شہاب ثاقب سے اور آخرت میں انکو بھڑکنے والی سے اور

دوسری جگہ سورہ طارق میں فرماتا ہے وَالسَّامِرُ وَالطَّارِقُ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ النُّجُومُ النَّاقِبَةُ
اور رقم لکھتا ہوں میں آسمان کی اور اس ستارے کی جو رات کو دوڑتا دکھائی دیتا ہے اور کیا
جانتا ہے تو کہ کیا ہے وہ رات کا آنے والا ستارہ وہ ایک ستارہ ہے شعلہ کردار کہ جلا دیتا ہے شیاطین کو
اور انکی چشم خیرہ کرتا ہے مثل چمکا دڑ کی آنکھ کے جیسے آفتاب کی روشنی میں وہ بے نور ہو جاتی
ہو تفصیل اس اجمال کی یہ کہ قبل طلوع ہونے آفتاب عالمتاب رسالت یعنی نور محمدی
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے شیاطین جنہ صعود کر کے آسمان سے متصل ہو جاتے تھے اور اخبار
عالم بالا متعلق بنظام قدرت ملائکہ مامورین کا رو خدمات سے سنگرزین پر آتے تھے اور
کاہنان و ساحران وقت سے سب وہ خبریں بیان کرتے تھے وہ کاہن و ساحران اخبار کو
باظہار اپنی غیب دانی کے بطور پیشین گوئی کے کفار متعقدین اپنے سے کہا کرتے تھے اور اسی کے
مطابق واقعات عالم ظہور پذیر ہوتے تھے جسکی وجہ سے بنائے کفر والحاد متحکم تھی چونکہ یہ امت
مرحومہ ہوا و زعم حقیقی نے اپنی لغت اسپر ختم کی ہو لہذا بعض تحفظ ایمان و عقائد مسلمین
مومنین اس امت کے یہ سلسلہ استخبار شیاطین ملائکہ کہ فتور عقائد و اختراع دساوس و ہبہ
کا زبردست آلہ ہر تیغ رحم سے بالکل قطع کر دیا اور گر وہ ملائکہ کو مامور کیا کہ جب وہ ملائکہ قصد
صعود آسمان کا کریں وہ فرشتے ایک گیند شعلہ آتشین کا ستارہ ہاؤ فکلی سے مہیا کر کے ماریں
چنانچہ اسکے خوف سے وہ تابکار بھاگے ہن اور اگر کسی کچھ پر گیا تو وہ انکو جلا دیتا ہے چنانچہ جب
خبر و لکا ملنا آسمان سے بند ہو گیا تب وہ سلسلہ سحر و ساحری بھی یکھلم موقوف ہو گیا کیونکہ جب وہ
شیاطین خبر نہیں پاتے تو ساحروں نے کیا کہہ سکتے ہیں یہ رحمت اس قادر مطلق کی ہے کہ اس سخت بلا
کو اس امت کے گنہگاروں سے اُسے دفع کی اور واضح ہو کہ ننت عرب میں اس جگہ گیند شعلہ
نشین کو بھی نجوم و کوکب کہتے ہیں جو شیاطین کو مارا جاتا ہے اور مندی اسکی تارے ہن ورنہ شعلہ
فی نفسہ اصل کوکب نجم نہیں ہے کہ آسمان سے ٹوٹے آتا ہو اگر ایسا ہو تو کل نظام فکلی بربھم ہو جائیں
جس طرح اسنے اپنے بندوں کے ایمان کی حفاظت بذریعہ رحم دست مکاری شیاطین سے کی ہے
ایسا ہی انتظام انکی جانوں کی حفاظت کیواسطے ان دشمنان جانی کو ماموری ملائکہ اسنے کیا ہے۔
بیان ماموری ملائکہ کی بہ حفاظت ہر حرف و دہ بشر کے شیاطین جنہ

سے منقول از تفسیر عزیزی و تفسیر سینی و زاد المسیر

یہ بھیجے اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

فرماتا ہے حافظ حقیقی اپنے کلام پال میں یہ سورہ انعام دھوا لقاہر فوق عیادہ و یوسل
 علیکم حفظہ حتی اذا جاء احدکم الموت توفیہ دسلنا وھم لا یفرطون۔ اور وہی ہے غالب
 او پر بندوں اپنے کے اور بھیجتا ہے اوپر تمھارے نگہبان یہاں تک کہ جب آنی ہو تم میں سے ایک
 کو موت قبض کرتے ہیں اسکو بھیجتے ہوئے ہمارے اوپر وہ نہیں کسی کرتے یعنی یہ ملائکہ مامورہ حفاظت
 محافظ و نگہبان رہتے ہیں ہر قسم کے شیاطین سے جو جانی دشمن انسان کے ہیں اور بچاتے ہیں
 اسکو ہر آفت و صدمہ سے جب تک کہ وقت معینہ اسکی موت کا نہ آوے اور حُبوبت اس کی
 مشیت مقتضی بندگی موت کی ہوئی اسوقت وہ ملائکہ محافظ اس کو علیحدہ ہو جاتے ہیں اور
 اسکو سپرد قابضان ارواح کر دیتے ہیں اور وہ پھر قبض روح میں کمی نہیں کرتے دوسری جگہ
 سورہ رعد میں فرماتا ہے کہ مَعْقَبَاتُ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہِ یَحْفَظُوْنَہُ مِّنْ اَمْرِ اللّٰہِ یعنی
 واسطے اسکے چوکیدار ہیں آگے سے اور پیچھے اسکے سے حفاظت کرتے ہیں اسکی حکم خدا سے
 مطلب اسکا یہ ہے کہ وہ ملائکہ محافظ چاروں طرف آدمی کے گھیر کر رہتے ہیں تاکہ کوئی شیطان انکو
 مار نہ ڈالے یا اڑانہ لیجاوے۔ تفسیر زاد المسیر میں لکھا ہے کہ اگر پروردگار جہاں آفرین ملائکہ حفاظت
 ہر فرد انسان کے واسطے مامور نہ کرتا تو مقرر وہ روئے زمین سے اٹھا لیجاتے انکو بیسری جگہ
 ارشاد کرتا ہے سورہ طہ ان کل نفس لھا علیہا حافظہ یعنی نہیں ہے کوئی جان چھوٹی
 خواہ بڑی نیک خواہ بد ایسی کہ اسپر ایک نگہبان اللہ جل شانہ کی طرف سے فرشتہ نہ مامور کیا گیا ہو
 کہ وہ اسکو سختی اور صدمہ و آفات سے ہلاک نہ ہونے دے اور بچاتا رہے حضرت مولانا شاہ
 عبدالغنی نیر صاحب محدث دہلوی اپنی تفسیر میں ارقام فرماتی ہیں کہ وہ فرشتہ دار و قہر ہے
 محافظت ہر جان پر انسان کا اور وہ ایک فرشتہ ہے لشکر حضرت اسرافیل کا اخیر کام اسکا یہ ہے کہ
 بعد مرگ انسان کے اسکی جان درمیان دو نفخوں صوبے کے داخل کر دینا علاوہ اسکی ہر ایک فرد بشر کے
 اور خدات و کاموں کے اور صدمہ ہا ملائکہ مامورین کو نبوت بہ نبوت وہ ملائکہ اس آدمی کے چوکی پر
 پر علیحدہ علیحدہ رات اور دن کے مقرر ہیں جب تک کہ تقدیر الہی انکی تکلیف یا موت کی مقتضی نہ ہو

اور جب مشیت الہی ہوتی ہے تب وہ علیحدہ ہو جاتے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ
 بِالْمُؤْمِنِينَ مَائَةٌ وَسِتُّونَ لَكَائِدًا يَكُونُ كَمَا يَذُوبُ عَنْ كَفَّةِ الصَّخْرَةِ الذَّبَابُ وَكَوَقْلِ الْعَبْدِ إِلَى
 نَفْسِ بَطْرِقَةٍ عَيْنٍ لَا تَحْتَفِلُهُ الشَّيْطَانُ عَضْوًا عَضْوًا يَعْنِي مَقْرَرِ كَيْسَ كَيْسَ مِنْ هَرَمِلَانِ بِرَأْسِ سَلَاةٍ قَرَشَةٍ
 کہ ہانکنے میں آدمی کے اوپر سے شیطانوں کو جیسے شہد کے بھرے پیالے سے مکھیوں کو دوا کر
 ایک آدمی کو دوسرا آدمی کے بھروسے پر چھوڑ دین ایک ہلک مارنے کی مدت بھر تو شیاطین
 اسکی بوٹی بوٹی نوچ لیا وین اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوا کہ یہ نسبت عام جنس
 بشر کے مسلمانوں کے دشمن بہت شیاطین ہیں کیونکہ نور ایمان سے شیاطین عداوت
 قلبی رکھتے ہیں انداز اہل اسلام کے ہر نفس پر انکی سواٹھ ملک صرف پہرہ چوکی کیوادی شیاطین
 سربچانکے لیے حافظ حقیقی نے مامور کے ہیں باقی اور کارہای متعلقہ انسان پر علاوہ انکو اور
 ملک ہمراہ آدمی کے رہتے ہیں مثلاً چاکر کا تبین دودن کیواسطے اور دوشب کیواسطے یا وہ
 ملائکہ جو ہر حرف و ہر لفظ متکلمہ انسان کے شمار کتابت کیواسطے مقرر ہیں جیسا کہ سورہ قاف میں
 حَقَّ جَلَّ مَعْلَانِ خَبْرِي هُوَ بِالْفِظَانِ قَوْلِ الْاَلَدِيَةِ وَفِيَتْ عَيْنُهُ يَعْنِي مَنِينِ بُولَا كَجْهَ بَات
 مگر نزدیک اسکے ہیں نگہبان تیار یعنی لکھنے کو جو کہ وہ منہ سے کلام بولے۔

بیان اسکا کہ شیاطین یا طبع ہر قسم کی روشنی سے بھاگتے ہیں

بیہج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں افادہ فرماتے
 ہیں کہ خلقت شیاطین چونکہ ظلمت و خانیہ یعنی سیاہی اور تاریکی سے پیدا ہوئے ہیں بالطبع ظلمت پسند
 اور روشنی سے بھاگتے ہیں پس آسمان کہ با جہرام کو اکٹھے منور ہے اس سے جمہور شیاطین مخالفت
 طبعی رکھتے ہیں اور یہ امر بھی تجربہ کیا ہوا ہے کہ اکثر غلابان کا اندھیری مکانیں ہوتا ہے اور جس مکان میں
 چراغ روشن جلتی ہیں وہاں کم دخل انگا ہوتا ہے ضرورت وہاں جاتے ہیں مگر جیسے منین ہیں

بیان توالد و تناسل شیاطین ملائمہ

دستخط ۱۰/۱۱/۱۲/۱۳/۱۴/۱۵/۱۶/۱۷/۱۸/۱۹/۲۰/۲۱/۲۲/۲۳/۲۴/۲۵/۲۶/۲۷/۲۸/۲۹/۳۰/۳۱/۳۲/۳۳/۳۴/۳۵/۳۶/۳۷/۳۸/۳۹/۴۰/۴۱/۴۲/۴۳/۴۴/۴۵/۴۶/۴۷/۴۸/۴۹/۵۰/۵۱/۵۲/۵۳/۵۴/۵۵/۵۶/۵۷/۵۸/۵۹/۶۰/۶۱/۶۲/۶۳/۶۴/۶۵/۶۶/۶۷/۶۸/۶۹/۷۰/۷۱/۷۲/۷۳/۷۴/۷۵/۷۶/۷۷/۷۸/۷۹/۸۰/۸۱/۸۲/۸۳/۸۴/۸۵/۸۶/۸۷/۸۸/۸۹/۹۰/۹۱/۹۲/۹۳/۹۴/۹۵/۹۶/۹۷/۹۸/۹۹/۱۰۰

بھجے اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

واضح ہو کہ شیاطین ملائکہ کا نوالہ و تناسل دو طور پر ہوتا ہے۔ اول تو ہزاروں فروعات
نفس امارہ سے ہر فرد بشر کے ساتھ خلق کیا جاتا ہے اور ہر گ و پے و گوشت و پوست
قالب انسان میں سما یا ہے اور اپنی شیطنت میں نہایت سرگرمی سے مصروف بکار ہوتے ہیں
جس قدر بنی نوع انسان از عہد آدم علیہ السلام تالفیخ صدر خلق ہوئی یا ہونگے انھیں کے ہر فرد
شیاطین بھی سمجھنا چاہیے۔ دوم اولاد ابلیس ملعون ابدی الحیات کہ اسکی ذریعہ مثال انسان
صلب پدر و رحم مادر سے جو حمل متولد ہوتی ہے غور کرنا چاہیے کہ ایک فرد انسان سے جسکی ہر ایک
ہر صدی کے اندر ہوتی ہے نسل بعد نسل و پٹنہ پٹنہ او کی اولاد ذکر و اثاث کی شاخیں پھیلکر
ایک ہی پاد و صدی میں صد ہا و ہزار ہا اعتقات و اعتقاد کے مجموعہ ہو جاتا ہے چھ چار ازیل ملعون
کہ مؤید بحیات دائمی ہر اسکی صلبی اضافی اولاد جو آج تک محیط عالم ہیں اور اسی آئندہ تالفیخ صدور
جس قدر باعداد نامتناہی و جو زمین آوٹگی انکی تعداد لاتعداد و لاتختہ بجز دانائے غیب کے اور
کون جان سکتا ہے شوم جنبہ و دیوان کہ انکی اقسام شیاطین کی صراحت او پر گذرتی ہے اور
وہ گروہ بنی نوع انسان سے صد چند زیادہ ہیں ان کے اعتقات و اولاد جو متواتر و مسلسل کل
افراد جنس انکی سے بعالم وجود آتے ہیں یا آونگے اگرچہ عمریں انکی مثل ازیل ابدی نہیں ہیں مگر
بمقابلہ اعمار بنی نوع انسان اسکو ابدی سمجھنا چاہیے کیونکہ ایک ایک شخص کے اس قوم
سے مع اپنے گروہ ہر عصر کے تادمت یک دورہ ثوابت یعنی مدت چھتیس ہزار سالہ سلطنت
کی ہے اور پھر اپنے مسمولی طریقہ موت سے نہیں مرے بلکہ غضب الہی میں گرفتار ہو کر خواہ از
دست ملائکہ مقتول کیے گئے یا کسی اور عذاب الہی میں مبتلا ہو کر برفع و احدیت و نابود
کر دیے گئے انکے غیر محدود و کثیر الاعداد ہونیکا کیا حساب ہے اور کیا ضبط تحریر میں آسکتا ہے اگر
خود کیا جائے تو اندازہ انکا فہم بشر سے یا ہر معلوم ہوتا ہے بہر حال انسان ضعیف البنیان کہ انکی
کثرت کے مقابلہ میں ایک دانہ خرمن کی اور انکی قوت کے مقابلہ میں ایک ذرہ بمقابلہ کوہ ایک
قطرہ شرب دریا میں کیا حقیقت رکھتے ہیں جو ایسے کثیر و قوی دشمنوں کو ہانہ سے جو غارت کر دین
و ایمان و برہن شیرازہ جمعیت حیم و جان میں برو عہد برآمد ہو سکیں بجز حمایت حافظ حقیقی کو

جو ہر فرد بشر کے واسطے بذریعہ ملائکہ مجاہدین جن کا ذکر اوپر پہنچکا مخصوص ہے۔ شعر
تو کریم مطلق و من گداچہ کتم بلطف نخواستیم | دردگیری بہ نایابا بکبار و م چو براسیم

ذنا فرما بی ثانی ابلیس ملعون

بھج اے رب مرے ابلیس لعین لعنت | سن کر حکم خدا دشمن دین پر لعنت۔

صاحب معارج النیوۃ لکھتے ہیں کہ ابلیس پر ابلیس نے نافرمانی اول توبہ کی کہ سجدہ حضرت آدم سے انکار کر کے رائدہ درگاہ ہوا اور نافرمانی ثانی جو اس شقی ازلی نے کی اس کا یہ اقدار ہو کہ بعد طوفان نوح علیہ السلام جبکہ عبدکی دراز گوش کے سوار ہونے کی نوبت کشتی میں آئی اُسے اگلے دونوں پر کشتی پر رکھ کر جیسے ہی قصد کشتی پر چڑھنے کا کیا کہ شیطان رو سیاہ نے اسکی دم پیچھے سے پکڑ لی ہر حذر زور کر کے وہ کوشش کرتا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام بھی اصرار و تقاضا کرتے تھے مگر وہ غریب اس بدین کی عدم عقب گزاری سے سوار نہیں ہو سکتا تھا آخر کار حضرت نوح نے تنگ آ کر آواز شدید ماری اور فرمایا لا تدخل و ان کان معک الشیطان یعنی داخل ہو تو کشتی میں اگرچہ ساتھ تیرے شیطان بھی ہو۔ یہ کلمہ غصہ میں اس قسم کا حضرت نوح نے فرمایا جیسے غصہ میں آدمی کہتا ہو کیا تجھے شیطان پکڑے ہو جو سوار نہیں ہوتا۔ یا کیا شیطان تو ہو گیا یا تیرے ساتھ شیطان ہو جو ایسی عجلت و اضطراب کی حالت میں یہ حماقت و دیر کرتا ہو اور گدھا تو وہ تھا ہی بہر حال مٹا اس ارشاد نوح علیہ السلام کے وہ خسرو ارکشتی بنوا چونکہ اخیر سواروں کی تھی تھانہذا بعد اسکے حضرت نوح کی جائزہ اہل کشتی کا لیا دیکھا کہ ایک گوشہ کشتی میں شیطان مغوی بھی سر جھکائے بیٹھا ہے حضرت نوح نے دیکھ کر تعجب سے پوچھا کہ اے ملعون تو کس کی اجازت سے یہاں آیا اس ناکارہ جواب دیا کہ تمہارے حکم سے نوح علیہ السلام نے کہا اے ملعون میں تیرے آنے کی اطلاع بھی نہیں رکھتا اگر میں آگاہ ہوتا تو کب تجھ کو آنے دیتا شیطان نے کہا تم نے نہیں کیا تھا دراز گوش کی کراہی و ان کان معک الشیطان میں اُس گدھے کی دم پکڑے تھا اور اسکو کشتی پر سوار ہوئیے رو کے تھا جب تم نے اُس سے کہا کہ اگر تیرے ساتھ شیطان بھی ہو تو چلا آ میں بھی اُسے ساتھ چلا آیا

حضرت نوحؑ بہت خفا ہو کر اور کہا نکل اے مکار اسنے کہا اے نوحؑ اب میں تمہارے کلام نہیں نکل سکتا اور تمکو میری مصاحبت اور محبت اب کوئی چار نہیں ہر یک پش ہو رہی تھی کہ وحی آئی نازل ہوئی کہ اے نوحؑ اسکو کشتی سے نکل لو اسکے ضمن میں ہماری بہت کمترین محنتی ہیں جنکو تم نہیں جانتے ہو پس بے تعمیل حکم الحاکمین حضرت نوحؑ دم بخود ساکت ہو گئے جب شب و روز کی بجائی ہوئی تب حضرت نوحؑ نے زبان معذرت بھرت باری و موعظت و پند اس شقی ناری کے کھولی کہ اے ملعون تو ایسا عالم علوم علویات و ماہر راز مائے خالق کائنات ہو کر ایسی غلطی قاش کر کہ حکم مالک الملک کی نافرمانی کر کے اس اسایان کو اپنی ضمیر بخوت تجھ سے باہر کر رہی اور اپنے کو مردوہ ابدی بنا کے اضلال اغولے بنی آدم میں مشغول ہو جھکا کوئی فائدہ تجھ کو نہ ملیگا یہ کیا حرکت ناشائستہ تو نے کی اے ابلیس نے کہا کہ اے نوحؑ جو ہونا تھا ہو چکا واقعہ گذشتہ لا علاج ہوتا ہے اس پر خوف بیکار رہنے اب اسکی تلافی جو کچھ تمہارے امکائین ہو سکا اور اس میں عمل کروں بھڑک نوحؑ نے فرمایا اے ملعون در توبہ باز ہر ت غفور ہے نیاز ہو جناب احدیہ میں آنا اس غفور غفور ارجم المرءین شایدہ اجابت مقبول کرے اسنے کہا مجھے قبل التجار بنی کی امید ہیں وہ نہ ہر آ عرض نہ ہوا ہوئی ہو یا اب اگر میری سفارش کیجیے تو شاید کچھ اثر پذیر ہو بغیر یہ حضرت شیخ یہ سوچنے لگا کہ اس مردود کی خطا معاف ہو جاوے خالق خدا! ابد اسکے ضرر اسے مصون و امین ہو جاوے پس بڑی الحاج درازی سے جناب اقدس غفار الذنوب میں اسکی غفور تقصیر چاہی حکم ہوا اے نوحؑ تمہاری التجا قبول ہے تا بوقت آدم تمہاری کشتی میں موجود ہو اس سے بیا سہ کہو کہ اسکو سجدہ یہ تلافی مافات کر لے ہم خطای اول اسکی معاف کروں حضرت نوحؑ نے طاعتی سے پھولے نہیں سمائی تھے حمد و سپاس انزدی بجا لای اور نبیال مسرت ابدہ! یہ غفور تازہ نوئی حکم حضرت الوہیت اسکو پوچھا یا اس شقی ازلی محروم الہیہ نے سنکر کہا اے نوحؑ جب آدم کو خدا نے خلق کر کے تخت خلافت پر بیٹھایا تاج تقرب و اختصاص انکے سر پر رکھ کر مسجد و ملائک کی تاب نوینے انکے آگے سر نہ جھکایا اب اس جسد مردہ مشتمل خاک کو کہ جمادات سے ہی سجدہ کر کے یہ تنگ میں گوارا کروں گا حضرت نوحؑ نے ہر چند سمجھایا کہ او بد نصیب چہ ایسا موقع نہ پائو گا مگر اسنے نہ مانا تب حضرت نوحؑ کو صبر ہو گیا اور سمجھ گئے کہ دروازہ توبہ کا ہی اس ملعون پر بند ہو گیا ہے

نوکر گناہ سے پاک ہو و علیہ عن الملک لہود و ترقہ اللہ کا صاحب الہ خود

بھیج اے رب میرے الیس عین پرعتہ | منکر حکم خدا و شہرین برعت

چونکہ وہ قلع ضرر و افسار و سوانح اغوا و استکبار الیس ملعون و غافل بن کر قلوب بنی آدم ناشاد و مناظر ہوئے ہونگے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کیفیت مرگ سرایا تکرار اس موزی خلاق کی لکھ کر خاطر احباب بہر دی قومی مسرور کہ وہ کلفت لاحقہ اس مژدہ تازہ مسرت و انداز و دور کردن اگرچہ سنو زردی و درجہ ذرا اسکا سعیدین بوقت فتح صورت تمام ایکدن اس مردود کو ہی آخرش ہر جہہ پیش ہو کر ادبش نصف اعدش ہو جائے اس کے گھٹا ہون کے گماہی کے بعد نفیہ ثانیہ میں کہ جب کوئی مخلوق فنا ہوئے باقی نہ رہی بجز چار ملائکہ مقرب آئندہ ان ہرگز کے کیفیت حکم قہاری و جباری قادر توانا بھد غنظ و غضب پیشگاہ عزت و جلال سے صادر ہوگا کہ از ملک الموت جبکہ میری کل مخلوق اولین و آخرین ہر اسفند رتیر سے معایت و مددگار آلا قہر و غضب سے مبتلا و تباہ تیری ہر ادا کے واسطے یہی خلق کہ یہ ہیں اور یہی نہایت طبقات زمین و آسمان کی قوت مجسمہ درگاہ علم تیری سے عطا کی گئی ہے اب آج تو رہا کہ اس کے پاس بائے غضب و قہر مانی آتش فشان و سوزانی ہیں لے اور گزرا ہوا آتشیں بر آتش تاباں ہوا تھ میں لے اور وہ صورت ہر ایک تمہیں ہر غضب بنا کہ اگر آسمان زمین و زمین و آسمان ہر جہاں اور شہر و شعلہ ہاے جوالہ نازیم باز خیر ہاے گران بار آتش فشان لیکر رخ کل اپنے ہم راہیوں کے ہا اور وہ قوت عظیم آج تک عطا کی گئی ہے پوری صرف کہ الیس ملعون کو جنگل موت میں لے اور اس شقی مرتد انہی کو ذالقتح مرگ چکھا اور بعد سختی موت کل مخلوق جن واسطے پہنچنے پہنچنے سے قہر و غضب کی ہوا اس چہا چہ سختی و شدت اس ملعون کی تہافات پر کج کراؤش ازہ خلد شکن کے جان ہیج اسکے جسم بایستہ کھینچ چیا نیچہ حضرت عزرائیل کہنہ با قہر و غضب معا پانے اس حکم تہا ہی منتقم حقیق کو آئی موت بھیا ناکے ہا ملکہ ہا نیچہ کہ اگر سائنون آسمان و زمین کی مخلوق ایک ہا تہا ہا بعد از ان کہ دہل کر مرگ معہ کراپہ ساندہ و ساندہ ان کے منودہ ذکر اس ملعون ہر دور کو آواز میری کہ نہ تھا اس ہا ہلناک اور شدت لکھارین کے کہ

سننے ہی بھول کھا کر وہ مرد و دیویش ہو کر گر پڑ لگا اور ایسی نرس خرابی کی آواز اسکے گلوے
 بدین سے نکلے گی کہ اگر کل آسمان زمین کے مخلوق وہ آواز منحوس سنے تو دیویش ہو جاوے تب
 تب ملک الموت کہیں گے ٹھیکہ ارہ او غلبت تا کہ موت پر غضب کا نرہ کھو چکا ہو ان بہت مہلت
 و عمر ممتد نہ ملے خواہ تو پانی اور تمام زندگان خدا کو توئی خراب کیا ایما چون کہ ہوا و ہوا و ہوا
 قادر مطلق کا جسے محکوم تر سے جہنم وصل کرنے پر ہا مور کا ہی رہنمائی ہے وہ ملعون اٹھ کر پورے
 سمت بھاگے گا ملک الموت مٹا و ہوا پونج بھاوینگے تب مغرب کی جانب بھاگے گا وہاں
 بھی عقب گذری فرشتہ موت اسکو ہونوئی ہنر کا رہا گئے بھاگتے آہم علیہ السلام کی قبر شریف
 پر جا کے ٹھہرے گا اور حیح مار کر سیکا لے گا آدم میں تمھارے ہی سبب زندہ درگاہ و ملعون و
 جیم ہوا اب میں کہان جان ملک الموت وہاں بھی پونج بھاوینگے اور اپنی اس قوت خدا داد
 سے خیمہ اجل میں اسکو گرفتار کر کے آتش و غضب آبی میں کھیر لینگے اور عذاب الیم سخت جباری کا
 پیالہ اسکو پونج دینگے اسکو پیتے ہی وہ جہنمی بنا کر یلہ شعلے کا پھر عزرائیل علیہ السلام کہی ہوئی کیلون
 اسکا نہ چیرے گا اسکا ہاں سے جو الہیہ منہ و بے میں پھونک دینگے اور کل مراد حضرت عزرائیل
 نیرہ ہاں آئیں و نہ نہا و نہ نہا ہاں سے اسکو مار مار کر پاش پاش کر دینگے اور روح جبروح
 اسکی کھینچ کر داخل جہنم کر دینگے اور طوفان سنتا ہر پیر ہاں اسکو پھینکا دینگے۔ شعر
 لند الحمر ٹھکانے کی فتنہ اسے میری اسطرح کی آج کی نندیاں میں مسافت میری

افرنج و کلہا

اگر کوئی شخص شہر زنی ایشیا طین و عجز و عجز و عجز و عجز سے ملو چکا ہے تو اسکو عذاب جہنم بھی آگ
 ہی کا ہوا پس آگ کو کیا سحر و نہ ترمان و نقب و تکلیف ہو چکا کہتی ہے تو یہ تو ایک جہنم ہے۔

جواب

اول جواب یہ ہے کہ ہر جنس میں نوعی اور ہر نعت میں صنفی فرق ضرور ہوتا ہے قوت و استعداد میں
 مثلاً حیات سب ایک جنس سے ہیں مگر ہر ایک سب سخت تر و دیکھ پھرون کو تراشا ہے یا لوہا کے آلات
 آہنی سے کاوا و جسمانہ بناتا ہے پس ہر جنس میں جو نوع قوی و سخت تر ہو اپنی سے ضعیف و نرم جنس
 اپنی کے بالکل کرستہ کافی ہے یہ طرح خداوند عالم کو آگ کہنی پاکست زیادہ دوسری کر قوی و شدید

پیدا کیا پر علی الخصوص آتش جہنم کہ جسکی قوت اتراتیہ و شدت حرارت کو خدا محفوظ رکھو وہ کل اپنی جنس
و غیر جنس کو ملا کے خاک و سیاہ کر دی جو آب و دم یہ کہ حق تعالیٰ نے عذاب جہنم علاوہ آگ کی نوبت سے
بھی بنایا جو آگ کے منائر النبی ہو مکن کہ قوم آتشین اس عذاب سے نخلد و موبدیکے جائیں شمر

زہنار از تیرین بد زہن سار | وقت از تبا عذاب النار

چند روایا مختلف متعلق بہ پیشا عازیل ملعون ایما و حریم قتل و نہایت شرمینی

بیچ اسے رب مرے البلیس لعن پر لعنت | مسکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

منقول ہے کہ حضرت جہد ماجدہ حوا علیہا السلام سے ہر حمل میں ایک پسرو ایک دختر تو ام پیدا ہونے
تھو اور وہی دونوں جب حد بلوغ کو پہنچتے تھے ایک دوسرے سے منع کیے جاتے تھے چنانچہ حمل اولین میں قابیل
پسرو اقلیماد دختر و حمل دومی میں ہابیل پسرو بودا دختر وجود میں آئے جب وہ بالغ ہوئے حکم صادر مطلقاً تم حضرت
کو پہنچا کہ لے آؤ ام اقلیماد تو ام قابیل کو ساتھ ہابیل کے اور بودا تو ام ہابیل کو ساتھ قابیل کے سلسلہ
ازواج میں لاپچاچہ حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمان واجب الادغان ملک علام جب یہ قصد کیا
قابیل نے نہیں مانا بسبب اسکے کہ اقلیماد بہت حسین و عافہ تھیں اور حضرت آدم سے کہا کہ اسے پدر
یہ حق تلفی کو جو ہے میرے حق میں تنہا رو اگلی کہ میرے تو ام کو دوسرے کے نکاح میں دیتے ہو مجھ اس کے
کہ ہابیل کو مجھے زیادہ چاہتی ہو اور کیا خیال ہو سکتا ہے نبی حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ فرزند
یہ تجویز حکم خالق کائنات میں کی ہے نہ بالطبع و بافراط محبت ہابیل کے پس متابعت علم ہر سیدہ پر فرمیں
قابیل نے راہ عناد و لحاج اختیار کی اور نصیحت حضرت آدم علیہ السلام کو بھڑاسے سوہ مندہ ہوئی
آخرش تصفیہ اس قضیہ کا حضرت آدم نے برو قربانی تجویز فرمایا وہ دونوں بیٹوں نے قبول کیا اس عہد
میں یہ قاعدہ تھا کہ متخاصمین اپنی اپنی قربانی قتل کوہ پر رکھتے تھے اور ناراضیا یعنی ایک شغلہ آتشین
آسمان سے آتا تھا جسکی قربانی سے سس کے اسکو جلا کر فنا کر دیتا وہ ہدیہ قربانی مقبول اور صاحب
قربانی مدعی بحق سمجھا جاتا تھا اور جسکی قربانی کے قریب وہ شغلہ نہ جاتا اور اعراض اس کے کرنا وہ قربانی
مردود ہوئی اور صاحب قربانی مدعی باطل و ناحق کو شہ خیال کیا جاتا۔ القصہ ہابیل کہ صاحب
اغنام تھے ایک گوسفند فریبہ اور قابیل کہ زراعت بشیہ تھے گندم لائے اور دونوں بھائیوں کے
اپنی اپنی قربانی پہنچا کر رکھی اور حضرت آدم علیہ السلام نے دعائی کہ وہ شغلہ حکم المتخاصمین کو بھیجا جا

مستقدمین مثل فاضل شہروری - علامہ شیرازی - علامہ دوانی - و میر صدر الدین و چند دیگر
علمائے اسلام اسکو حکیم کامل جانتے ہیں واللہ اعلم بالصواب

ایجاد مذہب بت پرستی

بیچ اے رب مرے ابلہ میں بدعت اور بدعت کا حنفی آدمی دین پر لغت
لکھا ہے کہ قبل حضرت ادریس علی نبینا و علیہ السلام کے آسمان پر جانے جی وہ روئے
زمین پر تھے ایک شخص دوست صادق حضرت کا تھا کہ وہ ہمیشہ مجلس نبوت بنا ہی میں حاضر رہتا
تھا جب حضرت ادریس آسمان پر جا کر اقامت گزین ہوئے وہ دوست انکا انکے فراق میں رویا
کرتا تھا ایک روز ابلہ میں ملوں اُس سے ملا اور کہا ای نادان تو کیوں رور و کرنا حق اپنی جان دیتا ہے اگر
اور میں کے فراق میں تیرا یہ حال ہو تو اس تیرے دوست کی دادر و شفا بخش میرے پاس ہے جس سے
یہ جزع و فزع تیری سب مبدل برکت و تسکین خاطر خیرین ہو جاوے گی وہ یہ کہ میں تمثال یعنی
شبیبہ ادریس ایسی تجھے بنا دوں کہ بالکل مطابق اصل سر مو مخالف نہو اسے تو اپنے پاس رکھ اور
اُس سے اپنا دل بہلا جب یاد ادریس تجھے رنج و اندوہ میں لاوے اسکی رہنمائی کر اور مثل
ادریس کے اسکی تعظیم و تکریم بجالایا کر دست بستہ ادریس اُسے سمجھے اسے با ادب باتیں کیا کر اور
اپنی عرض حاجات الناس میں لایا کر تیرے دل کی تسکین بھی اس سے ہو کر تیری اور تیرے خلوص
عقیدت دیکھ کر خداوند عالم بھی تیرا مددگار ہوگا اس تقریر پر ابلہ میں نے آکر اسنے اجازت
دی ابلہ میں مردود نے ایک خوبصورت شبیبہ پتھر کی تیار کر کے حوالہ اس شکار دام نزویہ کے کی
اس مردونیک عقیدت نے اُس تصویر کو دیکھتے ہی بفرط ولولہ و شوق خوب چوما چانا اور بہت
حفاظت و احتیاط سے اپنے مکان پر رکھا اور ہر صبح و مسا اسکی زیارت کرتا اور آنکھوں سے
انکا تا انفا و ہر شخص بزرگ معاجات راہی ملک بقا ہوا لوگ اسکے مکان میں جگے تو ایک صغیر خوشنما
پیکر اسکے پہلو میں رکھا پایا لوگ سخت متعجب ہوئے کہ کیا عجیب چیز ہے کہ ابلہ میں شتی شکل مغیر
وہاں جامو موجود ہو اور تھیں ان حسرت زدہ سے کہا کہ کچھ آپ لوگ اسکا تعجب کریں اور یہاں پر
خداے آسمان کے پاس گیا جو یہ ودیعت عظمیٰ اپنی مشیر دوست کو سپرد کر گیا کہ وہ اسکی خدمت و
مہمات جانتا تھا اور تم سب اہلین جانو کہ کل جہول مرام و مقاصد حاجات و عیالاتی و غیرہ زمین

کی پرستش کی بدولت ان دونوں کو حاصل تھی تم سب ناواقف اور شی کے توسل کے محتاج رہے اگر تم سب بطور خود مثل ادریسؑ اسکی پرستش کرتے تو بلا واسطہ ادریسؑ ان ہی مزار پر فائز ہو جاتے اور اسبوجہ ادریسؑ نے یہ راز تم لوگوں کو مخفی رکھا کہ تم سب آداد اور طاعت ہمجنس سے بے احتیاج ہو جاتے یہ تقریر پرافسون اس ملعون کی تمامی مخلوق پر ایسی اثر کر گئی کہ ہر شخص نے ایک ایک بت اسی ہیئت کا تراش کے اپنے اپنے گھروں میں رکھا اور اسکی پرستش کرنے لگے اور چند ہی عرصہ میں یہ آفت ایسی عالمگیر ہو گئی کہ کل مخلوق بت پرستی کرنے لگی اور یہ رسم فہیمہ تا بدلت اسلام جاری رہی اور یہ بھی روایت ہے کہ طوفان نوحؑ میں یہ اصنام ضایع ہو گئے تھے مگر بعد ازاں طوفان ابلیسؑ نے وہ بت بچا کر کے قبیلہ ہامے مختلفہ و گروہ ہامے ناقص العقیدہ میں حسب صراحت ذیل تقسیم کر دیے بت وڈ کو جو الہی کلب کیا بت سواع کو سپرد قبیلہ ہذل کیا بت ادونیوث کو تفویض قبیلہ منرج کیا بت یعوق کو سپرد قبیلہ قضاعہ کیا بت سر کو پیش کش قبیلہ حمیر کیا۔ قَالَ اللَّهُ تَالِي وَ قَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ كَاذِبًا وَلَا تُشَاقِقُوا فَلَاحُكُمْ وَ يَافُوكُمْ وَ يَافُوكُمْ وَ يَافُوكُمْ اور وجہ تسمیہ ان اصنام کی یہ ہے کہ بعد صعود حضرت ادریسؑ بہ آسمان ایک گروہ صلحائے معراج الدعوات کا روئے زمین پر تھا جن کے نام یہ ہیں

وڈ سواع ادونیوث یعوق

جب ان میں سے کوئی شخص بقضائے الہی فوت ہوتا متعلقین اُسکے ایک شبیہ اس کی سنگ و آہن وغیرہ سے بنوا کے واسطے تسکین خاطر انہی کے گھروں میں رکھتے تھے جب ایک زمانہ ممتد گزر گیا تب ابلیسؑ مردود نے انکے عواقب سے جو موجود تھے کہا کہ یہ صنم تمہارے خدا ہیں تمہارے آبا و اجداد ان ہی کی پرستش کرتے تھے چنانچہ وہ سب اس ملعون کے قریب میں اکٹرا پوجنے لگے اور جس شخص کی شبیہ کا بت تراشا گیا تھا اسی متوفی کا نام پانام اس شبیہ کے کیا گیا اور بعد طوفان نوحؑ علیہ السلام کے ان ہی اصنام کو ابلیس نے قبیلہ ہامے مصرعہ بالا میں تقسیم کیا اور ہر ایک بت کا نام قدیم بت دیا

خاتمہ کہ باب

خدا یا بسوی تو رو کرده ام
 دران دم که ازمانشان بهم بود
 نه جان را به تن بود این اختصاص
 تو دانی که گراختیارم بدی
 ولی چون تو خواندی از ان دم
 مرا اندرین ظلمت آباد تن
 بالا و نعلای خود داشتی
 بایان و عرفان و علم و عمل
 هزاران فیوض از ازل تا ابد
 گدا می ولیکن ز احسان تو
 ولیکن من از میوه فانی خویش
 خدایا ز لطف تو شرمندہ ام
 تو آن میکنی و من این میکنم
 که من بر زمان صد جفا بردوش
 بران عهد و پیمان که من بستم
 ترا مهر بانی چنین استوار
 خدایا گنهگارم و سیرہ را
 در اول چو بامن کردم کردن
 در آخر که عمرم بپایان رسد
 دران صرصر مرگ ترستی تن
 دران دم که گرد و لیفین رستم
 دران تلخی فیض جان از تنم
 چو بیرون ره و جان پاک از جسد

بانعام عام تو خو کرده ام
 در جود و فضل تو بریا کشود
 که مایا تو بودیم در برم خالص
 بدان نیستی اختیارم بدی
 ز گلشن سوی خاکدان آدم
 که زندان جان و جای محن
 چو نوری درون انداختی
 مشید شد ارکان قهرامل
 تو کردی بنام منش نامزد
 ز دم کوس شاهی در ایوان تو
 مکافات نیکی بدی برده پیش
 تو با آنکه سلطان من بخده آم
 از انیت هزار آفرین میکنم
 تو با هر حقا صد وفا برده پیش
 سبوزش نه بسته که بکسته ام
 مرا عهد با تو چنین بیلدار
 مرا اندرین گمراهی ره نما
 کرم بیش زانه از ده ام کردن
 کند قصد پرواز روح از جسد
 چو افتد بگرداب درد و محن
 نه بدی زبان از شناسا گفتن
 تو شهد شهادت بکام افکنم
 بخوابان با سایشم در لحد

چو بستر کف خاک و بالین زلفت
چو گرد و دشت در لحد غبار
بجافت بر سحر ای محشر گذر
چو رو با سیه کرد و دانا امید
چو طاعت نه بینی بدیوان من
یمنی گفتت قرب پنجاه سال
از ان راه بار یک با سوز حرق
پس انگه بدلا السلام در آرد
بود هر کسی را بر چیزه کس
ز آلالیش مسرفاغم چه پاک

در ان حفره بکشاوری از بهشت
بهر ذره جرعه زمین در گذار
گنا بانان عفو کن سر سپر
بآب کرم روم من کن سفید
گران کن بتوحید میزان من
موحد مساید براه من لال
سلامت مرا بگذران همچو برحق
مراد من تا مراد من بر آرد
تنای من از تو این است و بس
که دریانه شد تیره از مشیت خاک

و تائید تایید از مؤلف

بحمد الله مرا این کار نامه
بدریای مداوش غوطه وادم
چو پر شد مشیت دست من ز گوهر
نمودم ابتدا از نظم عالی
لالی نه بود نخت دل من
دماغ جان معطر از نسیمش
پس تایید او حتم چو امداد
بلانا خیر و بے او با هم و تسویش

بدست آمد ز گنج قلب خامه
در مکتون بهشت خود نهادم
مرصع گشت هر صفحه ز جوهر
با خنجرین سخن ستم لالی
گلی بهشت از آب و گل من
بیا لم نكس ووش شمشیرش
فلک زدن با خنجرین سیم اعدا
رقم کن نام او تایید از الیسیس

تایید الیسیس
۱۳۱۱ هـ

بعد اخراج سه عدد بانی ربه

۱۳۱۱ هـ

يَا مَنِ كَدُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ | اِرْحَمْنَا لَيْسَ لَكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ

رباعی

هر چه دایم بتو آرم که خریدارتونی
که بخلوت که جان محرم اسرار تونی

سویت آیم که مرید و فادارتونی
راز دل باو گری غیر گفتن نشود

نشر خاتمه الطبع و قطعه تاریخ چکیده خامنه از خاتمه عاجز محمد سعید تاجر - کلکتہ

آلی مثالی مسجد بنار درگاه رب متعالی متوالی بن جسته انسان ضعیف البیان کو بدو کت علم دین
اشرف المخلوقات بنایا جسته اور تمام کائنات کو اسکا سحر و تاج علم فرمایا جلشاند و اعظم بر باز اور در عز و جل
وسلام لائق تصدیق بارگاه اسکے رسول مقبول افضل المرسلین خانم انیسینید ولد آدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم پر جنون آفات دینی و دنیوی بوجایا اطلاع دارین کا طریقہ اور ای آں اعظام اور اصحاب کرام پر
جنون دین اسلام کو پھیلا یا حد بلاد کفار کو فرخ کیا اما بعد یہ سارہ جدید قابل دید و شنید لائق پسند و نیکو
موسومہ بتاریخ الاسلام حسین احوال جتہ کا عموماً اور حال تاریخ ابلیس کا از ابتدا تا انتہا خصوصاً مرقوم
اور جس سے التفصیل حال اسکے مکائد اور فتون کا مفہوم و تالیف لطیف و تاریخی نظیر ناظم خوش تقریر فصیح
المقال ملیح الاقوال مکرم و محترم جناب ناناشی سید سرفراز علی صاحب تریں اعظم قضیہ فتح و پیرو اسلام اللہ
تعالیٰ میرنشی و قریب راجہ محمد کاظم حسین خان صاحب بہادر تعلقہ اربلبرامہ شوال المکرم ۱۳۳۳ھ
ہجریہ نبویہ علی صاحبہما الصلوٰۃ والتحیۃ حسب ایامی حاجی محمد سعید غفر اللہ ذنوبہ کے
مطبع مجید واقع کان مین مطبوع ہوا۔ خدا یا کر اسے مقبول عالم بحق پیدا و لا آدم

قطعه تاریخ

زبے منظوم کرد این در مکنون
کہ از کیدش بود ہر شخص مامون
از و سرور شد ہر قلب محزون
معاذی اللہ عن ابلیس ملعون

چو جد من بفضل رب بچون
ز حال جتہ و شیطان رقم کرد
چو شد مطبوع این تاریخ ابلیس
شنیدم سال لوا زرد کو با نف

فہرست مضامین کتاب تاریخ الابلیس

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
۲۲	ذکر اقسام شیاطین لعنہ اللہ علیہم	۲۳	۲	۱ حمد باری عز اسمہ
	اجمعین	۲	۲	۲ خطاب بدرگاہ رب الارباب
۲۳	اعداد شیاطین ملائکہ یعنی بمقابلہ قوم	۲۴	۳	۳ ثقت سرور انبیاء علیہم السلام والشفاعۃ
	انسان کے کس قدر میں	۵	۴	۴ منقبت صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین -
۲۴	طستہ	۲۵	۵	۵ درمیں حضرت سلطان الاولیاء
	بیان صوفیہ اسرار و عرفیہ باخروج ابلیس	۲۶	۶	۶ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ
	پیشیں باورج فلکی بحکایت ملکی	۲۷	۷	۷ مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات
۲۶	اموری ابلیس لعین کی بہ تدارک قوم جنت	۲۸	۸	۸ تمہید
	کفرہ اور تارنا سکا آسمان سے روئے زمین	۲۹	۹	۹ اشارت بخاتمہ
	پر با فوج ملائکہ	۳۰	۱۰	۱۰ ساتی نامہ
۲۷	بیان عز و ازل کارسلوان پیغام بر کو پاس	۳۱	۱۱	۱۱ سبب تالیف کتاب
	کابیران و عظمت طائفہ بنی جنت کے	۳۲	۱۲	۱۲ عرض دعا
	بدیعت ایمان اور مخالفت ان کی	۳۳	۱۳	۱۳ بیان اسکا کہ اوں مخلوق جس کی ہے
	بقول رسولان	۳۴	۱۴	۱۴ اور اسی قوم میں ابلیس لعین بھی ہے
۲۸	بیان سلطنت باشوکت و حشمت عز و ازل	۳۵	۱۵	۱۵ دفع و دخل
	بعد استیصال قوم باغیہ جنتہ و خیالات	۳۶	۱۶	۱۶ ذکر خلقت بنی جلیل و عز و ازل ملعون
	باظہار اس کے کا -	۳۷	۱۷	۱۷ دفع و دخل
۲۹	روایت	۳۸	۱۸	۱۸ جواب
۲۹	روایت دیگر متعلق اسی قصہ کے	۳۹	۱۹	۱۹ رجوع برقصہ
۳۰	روایت دیگر متعلق برقصہ ہذا	۴۰	۲۰	۲۰ دفع و دخل
۳۰	ابت و کبر	۴۱	۲۱	۲۱ جواب
۳۱	شروع و ستان ترقی و دنیا کے مخاصمت	۴۲	۲۲	۲۲ نسب عز و ازل ملعون
	تم کی نہ و حق و - ابلیس لعین کی	۴۳	۲۳	۲۳ ثقت و - نکابت انما ہے
	یو بدیعت حضرت آدم عبد السلام اور اولاد کی	۴۴	۲۴	۲۴ عز و ازل ملعون
	سے اقامت نہایت -	۴۵	۲۵	۲۵ شروع و اسرار

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۳۵	بیان مفصل خطاب الی حیاء فی الآئین	۲۳	۴۹	۳۵
۳۶	تقصیر حب حال	۳۴	۵۰	۳۶
۳۷	رجوع بہ قصہ	۳۵	۵۱	۳۷
۳۸	بیان گذر ابلیس لعین بقالب آدم علیہ السلام	۳۵	۵۲	۳۸
۳۹	روایت نفع روح نقاب آدم علیہ السلام و گذر وسوسہ شیطانی بخاطر حضرت ابوالہریرہ و حقیقت خلقت نفس ابابہ و احتساب اسکی	۳۶	۵۳	۳۹
۴۰	بیان اتسام نفوس انسانی	۳۷	۵۴	۴۰
۴۱	روایت کن باب عصمت	۳۸	۵۵	۴۱
۴۲	بیان انکار ابلیس ملعون کا سجدہ آدم علیہ السلام سے اور ساندہ درگاہ ہونا اسکا حضرت جلال احدیت سے بعد ذلت و خواری	۳۹	۵۶	۴۲
۴۳	صراحت ان چار خواہشوں ابلیس لعین کی جو بعد مغرور ہوئے جناب احدیت سے اسنے چاہیں	۴۰	۵۷	۴۳
۴۴	بیان اغواء شیطان جن کا حضرت ابوبشر آدم علیہ السلام حضرت حوا کو سرالبتان جنت میں اور زنا و زانیہ کا جنت سے اور زنا و زانیہ کی سیاست سرشت میں بددعا و بدیہ	۴۱	۵۸	۴۴
۴۵	روایت	۴۲	۵۹	۴۵
۴۶	رجوع بہ قصہ	۴۳	۶۰	۴۶
۴۷	شرح مکائد ابلیس	۴۴	۶۱	۴۷
۴۸	تذکرہ	۴۵	۶۲	۴۸
۴۹	ایجاد و حیرت قتل و بددعا و بدیہ	۴۶	۶۳	۴۹
۵۰	ایجاد و حیرت قتل و بددعا و بدیہ	۴۷	۶۴	۵۰
۵۱	خاتمہ کتاب	۴۸	۶۵	۵۱
۵۲	تذکرہ تاریخ رموز	۴۹	۶۶	۵۲
۵۳	تذکرہ کتاب	۵۰	۶۷	۵۳

